اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

به تفضلات ایزدی و تلطفات سرمدی یهه کتاب الموسوم



مصنفه مصنف سخن پرور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری

مطبع مصطفائی لاہوری میں باہتمام مالک چھاپی گئی

بار اول ۱۲۹۱ قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کریما میرے حال پر کر کرم — رحیما میرا دور کر درد و غم
خدایا میرا عجز منظور کر — خودی دل مین ہی جسقدر دور کر
لطیفا تو کر لطف سی مجھکو شاد — عزیزا بعزت عطا کر مراد
عظیما میرا مرتبہ کر عظیم — قدیرا مجھے بخش قدر فخیم
علیما مجھے بخش علم و ہنر — خبیرا مجھے حق سے کر باخبر
نظر رحم سے مجھپہ کر یا بصیر — کہ ہون بندۂ بے بصر یا بصیر
خدایا مین ہون بندۂ خاکسار — خدا ہی کا مجرم بہت زیر بار
مین بے کس ہون کہتا ہین کوئی کس — فقط تو ہے بندی کا فریادرس
خطاوار ہے سرور پرخطا — تو غفار ہے اہل عفو و عطا

در نعت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رہے جبتلک اپنی گویا زبان — بذکر محمدؐ ہو رطب اللسان

زمانہ مین جبتلک ہون و سن بصر	محمد کا ہو نور مد
کہلے جبتلک اپنے ہون گوش ہوش	بوصف محمد رہین حق نیو
میرا سر رہے جب تلک پائدار	کرون سجدۂ بندگی میر
محمد ہے سردار دنیا و دین	محمد ہے سیاح عرش
محمد ہوا رہبر راہ دوست	طلبگار دشمن ہوا خواہ د
سلام اوسکے ہی آل و اصحاب پر	درود اوسکے ہو یار و احبا

واجب العرض مصنف

مین ہون بندۂ زار و کم اقتدار	سراپا خطا سر ور خاکسا
میرے باپ تہے مفتی نیک خو	نکوکار مرد نکو نیک ر
بہت عابد و زاہد و باوقار	قریشی نسب صاحب ا
زمانہ مین اونکا بصد احترام	غلام محمد تہا مشہور
وہ علم شریعت مین تہے مقتدا	طریقت مین ہادی راہ
وہ تہے میرے والد رفیق شفیق	خدا اونکو رحمت مین رکہے غر
قدیمی وطن اونکا لاہور تہا	مگر نام ملکون مین مشہور
خدا اونکو جنت مین دیوے مکان	رہین قرب رحمت مین ما غرق
لکہی مینے اب مختصر یہہ کتاب	کہ ہے جسمین مضمون راہ صوا

ال تاریخ یون سرسری — کہا گلشن تازہ سروری
ایک فرزند ہے خوش کلام — کہ جسکا تخلص ہین حیدر ہے نام
1289
سنے بعد خوبی و بہتری — کہا طرفہ گلدستہ سروری
مین ہین ساری چھتین باب — ہوئی ختم پھر خاتمے پر کتاب
مدآئی گر نزد اہل سخن — تو شادی سی ہون مثل گل خندہ زن
دیکھہ پائے اگر کچھہ خطا — تو اصلاح کردے ز راہِ عطا
ر کرے دل مین وہ بالیقین — کوئی باغ کانٹونسی خالی نہین
گل ہے وہان ساتھہ ہی خار ہے — ملی دونون چیزون سی گلزار ہے
باغ مین سرو ہی سرفراز — ہے وہان بید ہی سرنگونِ نیاز
لالہ خندان ہی گریان ہی داغ — ہی گل ہی جہان جلوہ گر ہی چراغ
پرتو افگن ہے نور ہنر — کئی عیب ہی ہین وہان جلوہ گر
وہ ہے بے عیب ای پردہ پوش — نہ لا میری عیبون سی سینہ مین جوش
ساتر عیب دانائی غیب — چھپاتا ہے وہ عیبدارونکے عیب
سرور جو ہی سربسر عیبدار — چھپا سکے تو عیب ای کامگار

پہلا باب خدا کی عبادت اور بندگی کے ذکر مین

[illegible] — [illegible]

بنا مین تجھے شاہ ملک بقا ۔ عبادت مین گر سر کو رکھے جھکا

بنے سرور ملک دین بالیقین ۔ رہے گر عبادت مین سر بر زمین

وہ محبوب ہے جو عبادت کرے ۔ ہے مطلوب جو اسکی عادت کرے

عبادت سی ہوتا ہی رتبہ بلند ۔ عبادت ہی بندون سے حق کو پسند

عبادت سی روشن ہے دل کا چراغ ۔ عبادت سی بڑھتا ہی نور دماغ

اگر بندہ بندہ خدا کا بنے ۔ زمانہ مین وہ سب کا مولے بنے

تیرا اس سے کیا رتبہ ہو ویگا بشر ۔ کہ کہلائی مالک کا بندہ ہمیش

وہ کہلائی بندہ نہین با عقل و ہوش ۔ جو ہو اپنے مولے کا حلقہ بگوش

عبادت جو تجھ پر ہوئی فرض ہے ۔ ادا کر کہ مالک کا یہہ قرض ہے

ملے بندگی سے خدا کا وصال ۔ نظر آئے سینے مین حق کا جمال

عبادت سے بندہ خدا پائیگا ۔ وہ آغاز کا انتہا پائیگا

عبادت ہی اوسکا جو ہو عبد کار ۔ ہے بندہ جو ہو بندۂ حق گزار

جو بندہ کرے بندگی اختیار ۔ ہو مقبول درگاہِ پروردگار

عبادت سی رکھتا ہے جو اپنا کام ۔ اُسے خلق کرتی ہی جھک جھک سلام

عبادت کی ہی جسکے سر پر سپر ۔ نہین اوسکو دشمن کے حملے کا ڈر

خدا کا وہی بندہ خاص ہے ۔ کہ جسکی عبادت مین اخلاص ہے

عبادت ہی جسم محبت مین جان ۔ یہی ہے توانِ تن ناتوان

سے فقط جسکی کی دوستی / ہے باقی کہاں اوسمین بوئی خودی

ا غیر حق غیر سے اوسکو کام / ہمیشہ ہی ورد زبان حق کا نام

ی جب گئی خود خدا مل گیا / فقط گہر مین حق کا پتا مل گیا

خود و بندی پہ جب مہربان / زمانہ بہی ہوا اوسپہ سب مہربان

پہل عبادت کا حق سے ملا / کہاں اوسپہ آتا ہے تیر بلا

سے جسے ہوگیا اتصال / جدا اوس سے ہوتا نہین ایک بال

سر کو مت غیر کے روبرو / سمجھہ اپنا معبود واحد کو

ا پر سر عجز رکہہ با نیاز / کہ ہو تاج عزت سی تو سرفراز

یے کام مین دنکو رہو باخبر / بہ شب دیدہ بیدار مثل قمر

ت مین ہر وقت مثل ملک / رہو سرنگون صبح سی شام تک

ر نہ رکہہ منحصر کوئی کار / رہو حق سے مشغول لیل و نہار

ا پہ [illegible] ر کمر باندہ لے / محبت کی سر پر سپر باندہ لے

ل مین پہر اپنی کچہہ خوف و بیم / رہو خانہ ایمنی مین مقیم

دل سی جب اپنی کردیگا دور / رہیگا خدا کے ہمیشہ حضور

دوسرا باب تسلیم و رضا کے بیان مین

لم حق اوسکو حق جان لے / دل وجان سی حق کی رضا مان لے

نہ غمگین نہ خوش ہو نہ ہنس ور نہ رو | رہو تابع حکم حق ہو سو ہو
رضا مان اوسکی رضا مین نہ بول | قضا مان حکم قضا مین نہ بول
وہ مردود تجھکو کرے یا قبول | نہ کر دونو حالت مین دلکو ملول
رضا جسمین ہو حق کی تو ہو رضا | اٹھالے بسر بار حکم قضا
شکایت نہ لا اوسکی تو بر زبان | حکایت نکر اپنے غم کی بیان
کرے زندہ وہ تجھکو یا مار دے | رضا مین رہے دم بخود دم نہ لے
خوشی ہو وہی حاصل تجھے یا کہ غم | ملے بیش تجھکو کہین یا کہ کم
تو یہہ جان لے حکم پروردگار | رضائے خداوند لیل و نہار
سیاہی کرے یا سپیدی نمود | سمجھہ لے کہ ہے حکم رب ودود
رہی تنگ یا ہو کشایش تجھے | سمجھہ لے کہ حق سی ملا ہے مجھے
یقین جان لی خواہش ذوالمنن | تو بیمار ہو یا صحیح البدن
تو محکوم یا صاحب حکم ہو | خدا سے سمجھہ لے ہر اک بات کو
خزانہ ملے یا کہ چھن جای گنج | نکر دونو حالت مین شادی و رنج
گدا ہو وے تو یا شہنشاہ ہو | تسلی تیرے دلکو دلخواہ ہو
کرین قطرہ یا عین دریا تجھے | نہو بڑہنے گھٹنے کی پروا تجھے
تجھے بدر کردین کہین یا ہلال | تشفی تسلی ہو دل مین کمال
کرین خار تجھکو کہین یا کہ گل | نکر دونو حالت مین کچھہ شور و غل

سمجھ لے نہ اپنے کو با اختیار | نہ مختار کار ہی سی ہو تجھکو کار
بچے پاک کردین اگر پاک ہو | بنائین اگر خاک تو خاک ہو
یہین رکھہ یہی اپنے دل مین ہمیشہ | کہ جو حق کی مرضی ہے آئیگی پیش
ناراض ہو اس سے یا ہو رضا | وہی ہوگا جو ہوگا حکم قضا
ہو کام مالک کے تفویض کر | خدا اپنے کو سونپ دی سر بسر
بندہ ہے بندیکا کیا اختیار | رہو اپنے مولے کا فرمان گزار
خوش ہو بحکم قضا مرد ہے | رضا پر جو راضی ہوا مرد ہے
ست تیری تجویز و تدبیر ہے | وہی ہوگا جو حکم تقدیر ہے
حق سے جو اوسکو تسلیم کر | جو ہو نیک و بد اوسکی تعظیم کر

تیسرا باب خدا کی حقوق کے بیان مین جو بندونپر فرض ہین

محبوب حق ہے بصدق و صفا | کرے صاحب حق کا جو حق ادا
حق نہ ہرگز کسیکا کرے | ادا حق جو ہو اوسکا پورا کرے
اکا ہو یا ہو خدا ہی کا حق | ادا اوسمین ہو حق ادا ہی کا حق
حق سے حق کے رضا پائیگا | اگر حق بحق دار پہونچائیگا
بندۂ حق ہے اسے حق نظر | کسی شخص کے حق مین ناحق نکر
ہر تو اسے اہل حق اولا | تیری ذمہ پر جو ہے حق خدا

عطا کی تجھے اور لا جان پاک | بنی جس سے مانند زر تیری خاک
دیا بعد ازان ہوش وعقل و تمیز | عزیز و ثمین جس سے ہوا تو عزیز
تجھے دل دیا معرفت کا مکان | بنایا تجھے اہل دل اہل شان
تجھے علم بخشا کیا با خبر | بنا جس سے تو اہل فضل و ہنر
تجھے حق نے بخشا لیاقت کا تاج | کیا اہل حاجت سے بے احتیاج
تیرے دلمین علم وادب بہر دیا | شرف بخشا اور آدمی کر دیا
جو ہین وحش و طیر اور جن و ملک | ہوئے رام فرمان تیرے یکبیک
کیا خانہ دلمین روشن چراغ | ہوا جس سے پرنور تیرا دماغ
مسلمان بنا تجھکو ایمان دیا | بتعلیم اسلام انسان کیا
تیرا نام ہستی مین گمنام تہا | نہ یہہ کفر تہا اور نہ اسلام تہا
کیا حق نے موجود تیرا وجود | بنایا ہے نابود سے تجھکو بود
دیا آب و گل کو تیرے اُسنے نور | تیرے نور کو اُسنے بخشا ظہور
بہ عالم تیرا بے نشان تہا نشان | نہ تہا جسم خاکی نہ یہہ پاک جان
عیان حق نے تیرا نشان کر دیا | تجھے صنعت خود عیان کر دیا
کیا تجھکو با دولت و ملک مال | بنایا تجھے باغ مین دل نہال
بہر روز روزی تیری روز و شب | تجھے آپ پہونچاتا ہے تیرا رب
تیرا جبقدر رزق مقسوم ہے | وہ سب تیرے رازق کو معلوم ہے

وہ پہونچاتا ہی تجھکو ہر صبح و شام ‏ کمی اوسمین ہوتی نہین ایک دام

کیا اوسنے ہے تجھکو اہل خرد ‏ کہ پہچانتا جس سے ہی نیک و بد

اوسی نے عطا معرفت تجھکو کی ‏ بملک بقا منزلت تجھکو دی

دو آنکھین تجھے اوسنی کردی عطا ‏ کہ دیکھے تو عالم کو آنکھین اوٹھا

عنایت کیئے تیری سننے کو گوش ‏ کہ ہو صاحب حق سے تو حق نیوش

اوسی نے تیری موںہہ مین رکھدی زبان ‏ کہ ہو ذکر سے حق کے رطب اللسان

تیرے دانت سلک گہر کر دیئے ‏ دو رخسار رشک قمر کر دیئے

لکھی ہاتہہ سے اپنی صورت تیری ‏ بنائی یہہ دلچسپ مورت تیری

تجھے حسن بخشا بنایا حسین ‏ کیا صورت ماہ روشن جبین

بنایا تیرے رخ کو خورشید نور ‏ بصد مہربانی و لطف و فور

بدست عطا دیدئے تجھکو ہاتہ ‏ کہ حاضر ہین بہر مدد تیری ساتھ

عطا کر دیا پنجۂ شیر گیر ‏ کہ بے دست و پا کا ہو تو دستگیر

اوسی نے دیا تیرے بازو کو زور ‏ بنا جس سے تو صاحب زور و شور

تیرے قد کو اوسنے کیا راست تر ‏ سہی سرو بستان جان و جگر

کیا زور و قوت سے تجھکو قوی ‏ یہہ دی زینت صوری و معنوی

کہ تو ہوگیا مثل سرو بلند ‏ بچشم دل اہل بینش پسند

تیرے د[illegible] حق کیا ‏ تیرا سینہ گنجینۂ حق کیا

تجھے پانو بخشے بصد اقتدار
کیا اہل رفتار با اختیار

تیری ضعف پر رحم ایسا ہوا
کہ حق نے سواری کا سامان کیا

کہین فیل ہے اور کہین اسپ ہی
کہین پالکی گاڑی دلچسپ ہے

تیرے ساری حق حق ادا کر چکا
یہہ لازم ہے ای بندہ' باصفاء

کہ سرگرم ہو حق ادائی مین تو
ہو مصروف دلکی صفائی مین تو

نہو یوٗن گرفتار حرص وہوا
نہ بدنام کر نام انسان کا

دو ہاتہہ اپنے پہلائی بہر دعا
درِ حق پہ چلائے مثل گدا

ندامت سی دن رات رویا کری
سیہ نامی اپنی کو دہویا کرے

سراپا جہکائی عبادت مین سر
ہمیشہ اطاعت پہ باندہے کمر

جبین اپنا رکہے بخاک نیاز
کرے تو ادا اپنے حق کی نماز

رخ حق سے ہرگز اُٹہائے نہ آنکہہ
کسی غیر سے تو ملائے نہ آنکہہ

سنی جب سنی کان سی حق کی بات
اسی بات پر رکہے اپنا ثبات

ہلائے نہ ہاتہہ اپنے جز کار حق
رہے از رہ دوستی یار حق

اُٹہائے نہ راہِ خدا سے قدم
چلے راستی پر تو ہر ایکدم

اسی طرح کر حق خدا کا ادا
رہے جتبلک زندہ ای باصفا

چوتہا باب حقوق والدین کے بیانمین

بہ شام و سحر خدمت والدین
ادا کر بصدق دل ای نور عین

کہ اونسی ہوئی تیری ہستی کی بود — ملے تجھکو اُن سے نمو و وجود
تو تہا طفل ناکارہ اور شیر خوار — بہت عاجز و مضطر و بیقرار
نہ جز اونکے تیرا کوئی یار تہا — نہ ہمدم نہ کوئی مددگار تہا
تیری بیکسی مین فقط وہ تہی کس — وہ تہے وقت فریاد فریاد رس
بغل مین چھپاتے تہی مانند جان — تجھے دیدۂ بد سے رکہتے نہان
تجھے مثل دل رکہتے پہلو مین ڈال — تیرے سر پہ کرتے فدا جان و مال
جو روتا تہا تو ساتہہ وہ روتی تہی — تیرے ہنسنے پر دل سے خوش ہوتی تہی
جہان گرتا تہا تیرا پانی کبہو — گراتی تہی وہ اپنا فوراً لہو
تجھے چھوڑ تنہا وہ جاتی نہ تہی — تجھے دیکہہ پہولی سماتی نہ تہی
نہ کہاتی تہی وہ پر کہلاتی تجھے — وہ خود روتی لیکن ہنساتی تجھے
کبہی ہوتا جب تو برنج و ملال — تو جان اپنی کر دیتی تجہپر حلال
تو ہوتا تہا بیمار جب ناگہان — تو کر لیتی وہ بیقرار اپنی جان
معالج کے لینے کو جب جاتی تہی — فلک سے مسیحا کو لے آتی تہی
سلا کر تجھے خود وہ سوتی ہمیش — تیرے غم مین بیمار ہوتی ہمیش
تجھے الغرض مثل جان پال کر — اُنہون نے کیا اہل فضل و ہنر
ہوئی تیری تعلیم مین جان فشان — وہ دونو بصد رنج و درد نہان
تو چھوٹا تہا تجھکو کلان کر دیا — تو بچہ تہا تجھکو جوان کر دیا

بھلا اور ہی کون ایسا بشر | تیرا آشنا غیر مادر پدر
بھلا اور بھی ہی کوئی جان فشان | کہ تجھپر کری وہ فدا اپنی جان
کہو کس مین ہی اس جہانمین بھلا | محبت سوا اِن کے اِن کے سوا
پس ب سونچ لے دلمین ای باہنر | بڑا حق ہے یہہ حق مادر پدر
نہ کہہ تو اطاعت سے باہر قدم | رہو اونکی خدمتمین سر برقدم
بجا دل سے لا وہ جو فرمان کرین | اُٹھا بار خدمت جو سر پر دھرین
غضب سی کرین گر کبھی وہ عتاب | نہ جز خامُشی اونکو دیوی جواب
بخلق وادب اونکی تعظیم کر | جو فرمائین خوش ہوکی تسلیم کر
کرین سخت کروہ کبھی گفتگو | کری اُف بھی اُنکے نہ تو روبرو
یہہ آیا ہے ارشاد خیر البشر | ہے جنت تہ پائے مادر پدر
اگر دل مین ہے خلد کی التجا | رہو تو قدم بوس ماباپ کا
بخدمت رہو رات دن سرنگون | کبھی لا زبان پر نہ چون وچگون

پانچوان باب وستاد اور مرشد کی خدمت کی بیان مین

یہہ حق فرض ہے تجھپہ اوستاد کا | ادا کر اگر تو ہے مرد خدا
کہ ہو پست خدمت مین مثل زمین | قدمبوس ہو مثل چرخ برین
سمجھ لے اُسے مالک اور اوستاد | کیا کر بدل اوسکے احسان کو یاد
تو تہا جاہل اور طفلک بے خبر | دیا تجھکو اوسنے یہہ فضل و ہنر

کیا اوسنی نادان سی دانا تجھے | بنایا ہی بندون سے مولا تجھے
تجھے کورسے اوسنے بینا کیا | بُری نیسے تجھے اوسنی اچھا کیا
توحیوان تہا تجھکو کیا آدمی | توغمگین تہا بخشی تجھی خورمی
تجھے علم بخشا بلطف کمال | کیا صاحب دولت وجاہ مال
نہ تہا تجھہ سی واقف کوئی خاص وعام | لگے کرنے اب لوگ جھک جھک سلام
بنا فاضل وعالم وہوشیار | ہوا صاحب فخر وعزو وقار
لگے تجھکو بڑہ بڑہ کے ملنے خطاب | ہوا جلوہ گر صورت آفتاب
کہین منشی اور اہل دیوان ہوا | کہین کارپرداز سلطان ہوا
کہین مل گئی تجھکو سردفتری | کہین افسری اور کہین سروری
کہین شاہ کا بن گیا تو وزیر | کہین نام پایا امیر کبیر
کہین تو بنا خازن مال وزر | کہین مالک ملک و لعل و گہر
بنا تو کہین شاعر خوش زبان | کہین بن گیا اہل شرح وبیان
کہین مشتہر ہے بلاغت تیری | کہین مانتی ہین فصاحت تیری
کہین اہل انشا منصف کہین | کہین اہل املا مولف کہین
کہین ہے محدث مفسر کہین | کہین عالم علم عین الیقین
فقیہون مین روشن ہوا تیرا نام | عزیزو نہین عزت ملی لاکلام
تو ہرگز خدا کو نہ تہا جانتا | نہ اوسکی خدائی کو پہچانتا

یہہ اوسنی عنایت کیا تجھکو علم ‏— محبت مین آکر دیا تجھکو علم
شریعت کے احکام فرمائے سب ‏— جو تہی حق کے فرمان وہ پہونچائی سب
حقیقت کا حق تجھپہ روشن کیا ‏— طریقہ طریقت کا بتلا دیا
تجھے دیدیا معرفت کا نشان ‏— بنا جس سے تو عارف عارفان
خزانہ تجھے بے بہا مل گیا ‏— خدائی ملی اور خدا مل گیا
یہہ اوستاد سے تجھکو نعمت ملی ‏— کہ سارے زمانہ کی دولت ملی
تو لازم ہے ای بندۂ نیک نام ‏— اوسی کی اطاعت مین ہو صبح وشام
کری اُسکو راضی برائے خدا ‏— کہ اوسکی رضا ہی رضائے خدا
دل وجان سے ہو اوسکا خدمتگزار ‏— اطاعت مین ہو اُسکے لیل ونہار
بخدمت گری کام رکھے مدام ‏— کمربستہ حاضر ہو مثل غلام
یہہ حق تجھہ سے جدم ادا ہوگیا ‏— سمجھہ یہہ کہ راضی خدا ہو گیا

چہٹا باب اولاد کی پرورش کے ذکر مین

بلطف وخوشی سرورا کر ادا ‏— تیری سر پہ جو حق ہے اولاد کا
اُنہین پرورش کر بلطف تمام ‏— کہ آئین تیری کام کے وقت کام
خدا جس طرح تجھکو ہے پالتا ‏— تو کر پرورش اونکی اے باصفا
محبت سے دیکھہ اونکو شام وسحر ‏— کہ ہین قرۃ العین ولخت جگر
تجھے جیسے تہے پالتے والدین ‏— تو کر پرورش انکی بالراس وعین

بزیر بغل ہتل نل صبح وشام
اونہین پال بادلبری تمام

بہ علم وہنر اونکی تکمیل کر
بفرمان حق اسکی تعمیل کر

پڑہا اونکو پہلے عبادت کا علم
وزان بعد کسب او ریاضت کا علم

ملی جس سے اونکو دلی مدعا
کرین عمر بہر تیری حق مین دعا

نہون تنگ جس سے وہ لخت جگر
وہ کسب اور اونکو وہ سکہلا ہنر

کمال اونکو کردے بہ کسب کمال
کہ ہے بیکس محض کس بے کمال

بجان ہوکے مصروف تعلیم کر
انہین لائق عز وتکریم کر

کرے جب خدا تجہکو بیٹیا عطا
توکر سجدۂ شکر فوراً ادا

زمین پر جہکا سر بعجز ونیاز
کہ دنیا مین تو ہوگیا سرفراز

بنا اہل اولاد واہل عیال
تیری نسل مین حق نے بخشا کمال

اکیلا تہا جب تو گرفتار غم
کیا تجہپہ خالق نے ایسا کرم

کہ بندہ تجہے دوسرا دیدیا
پہر اب دوسرے سے ملا تیسرا

بڑہی تیری اولاد برکت ہوئی
یہہ کیسی عزیزونمین عزت ہوئی

ازان بعد رکہہ نیک بیٹے کا نام
کہ ہونا ہو رتا بروز قیام

وہ نام اوسکا رکہہ جو کہ جہوٹہا نہو
شریفون کے لائق ہو بیجا نہو

اگر رکہے جیون تو نام پسر
سمجہہ لے کہ ہے جہوٹہہ وہ سربسر

کسیکو ہمیشہ تو جینا نہین +
مرگیا جو پیدا ہوا بالیقین +

وہ ہو نام جسمین خدا کا ہو نام — محمد کا یا مصطفے کا ہو نام
غریبونکو دے جتنا مقدور ہے — کہ یہہ بہی زمانہ کا دستور ہے
پلا اوسکی مادر کا پہر اوسکو شیر — کہ ہو مثل خون جسم مین جائے گیر
ندے غیر کا شیر فرزند کو — نہ بہگا نہ کر اپنے دلبند کو
اگر ہووے دایہ تو ہو تندرست — صحیح البدن اور چالاک وچست
شریفہ ہو وہ دایۂ خوش خصال — شرافت کا رکہتی ہو جو حال و قال
ہو جس وقت بچے کی گویا زبان — لگے کرنے مانند طوطی بیان
تو سکہلا اُسے پہلے نام خدا — دلا یاد اوسکو کلام خدا
بگڑنے نہ دے اوسکو تو نازسی — نکلنے نہ دے اچہے اندازسے
نہ سکہلا اوسے فحش اور گالیان — بگاڑ اوسکی مت گالیون سے زبان
نہ کر بد کلام اوسکو ای خوش کلام — کہ ہو جائیگا اس سے بد تیرا نام
اوسے کر ادب سے سراپا ادب — زمانہ مین مشہور ہو با ادب
سراپا ادب اوسکی تقریر ہو — شکر دو نو لب اور زبان شیر ہو
گذر جائین جب عمر سی پانچسال — نکالی سر اپنا تیرا نونہال
تو کر اوسکو حاضر بہ پیش ادیب — کہ دے آدمیت سی اوسکو نصیب
بنائی اُسے صاحب عز و جاہ — رہِ حق کی دکہلائی وہ اوسکو راہ
مس تن کو اوسکے کری کیمیا — کہ جس سے وہ بن جائے مثل طلا

نکڑنا جدا اوسکو اوستاد سے ۔ بہولانا نہ علم و ادب یاد سے
جو حق ہو معلم کی تعلیم کا ۔ بہ لطف و خوشی کر ہمیشہ ادا
کریگا اگر خدمت اوستاد ۔ تجہے دیگا حق عزت اوستاد
جوان جب کہ ہوجائے وہ نونہال ۔ بہ نوبت بنجائے بدر کمال
بہ تزویج تجویز و تدبیر کر ۔ خبردار اسمین نہ تاخیر کر
جو ہو کوئی عورت بحسن و جمال ۔ وفاکیش و دوشیزہ نیکو خصال
تو کر اوس سے تجویز تزویج کے ۔ کہ ہون وہ دونو سرمست لطف و خوشی
کسی غیر سے ہو نہ کچہہ اوسکو کار ۔ بنے اپنے خانہ مین وہ خانہ دار
غرض جتنی مدت تو جیتا رہے ۔ قدح اونکی الفت کا پیتا رہے
الٰہی میرے جتنے فرزند ہین ۔ وہ لخت جگر میرے دلبند ہین
اونہین کر عطا علم و فضل و ہنر ۔ لیاقت سی کر سب کو تو بہرہ ور
دیئے تو نے ہین مجہکو فرزند پنج ۔ نہ دکہلا مجہے کوئی پانچونکا رنج
جو حیدر کے ہی نام سے نامور ۔ اوسے نامور دین و دنیا مین کر
جو ہمنام صفدر کے ہے اہل نام ۔ اوسے دونو عالم مین کر شاد کام
جو اکبر ہے کر اوسکو با افتخار ۔ جو انور ہے دی اوسکو نور و وقار
میرے بیٹے اصغر کو تو یا الٰہ ۔ کلان کر بحق رسالت پناہ
ہمیشہ زمانہ مین ای ذو المنن ۔ اونہین شاد رکہہ خاطر پنج تن

ساتوان باب محبت اور الفت کے بیانمین

کرے جو محبت وہ محبوب ہے
جو طالب ہو وہ سب کا مطلوب ہے

محبت سے ہوتا ہی پتھر بہی موم
محبت سے پانی ہو نار سموم

محبت کا ہوتا نہ گر انتظام
تو بیکار ہوتے زمانہ کے کام

زمانہ محبت کا پابند ہے
محبت کا انسان سے پیوند ہے

محبت سے رکہتا ہو جو رنگ و بو
وہ ہے مثل گل دائما سرخرو

محبت سے جسکا صفا سینہ ہو
وہ سینہ صفا مثل آئینہ ہو

محبت کا ہو جسکے دل پر ظہور
اوسی پر خدا کا چمکتا ہے نور

محبت مصفا کرے جسکا پوست
زمانہ مین ہون اُسکے دشمن بہی دوست

عزیزون کو ہے بس محبت سی کام
کہ ہے اس محبت کا یوسف غلام

کرے جو کہ خلق اور محبت سی بات
ہر ایک بات ہے اُسکی قند و نبات

محبت ہے انجام اور ابتدا
محبت ہے آغاز اور انتہا

نہ تہی جب محبت خدائی نہ تہی
کسیکی خدا تک رسائی نہ تہی

نہ تہا کچھ بہی جب یہ محبت نہ تہی
کہین خاکسارونکی عزت نہ تہی

نہ بلبل گلستان مین تہا نعرہ زن
نہ گل تہا نہ خندان تہا روی چمن

نہ تہا چرخ زن چرخ بہی بر زمین
نہ قائم فلک پر تہا عرش برین

فرشتے نہ تہی اور نہ جن و بشر
نہ تہا جلوہ گر نور شمس و قمر

نہ جاری تہا ذکر خدا بر زبان | نہ دل مین تہا سرّ الٰہی نہان
نہ عشاق تہے عشق مین بے قرار | نہ مشتاق تہی شوق مین انتظار
نہ تہا وصل بہی اور جدائی نہ تھی | وفا بہی نہ تھی بے وفائی نہ تھی
نہ تہی آتش ہجر بہی مشتعل | نہ تہا طالب وصل یہہ آب و گل
گلے مین نہ قمری کے یہہ طوق تہا | نہ فریاد و زاری کا یہہ ذوق تہا
نہ مجنون نہ لیلی نہ فرہاد تھے | نہ مقتول تہے اور نہ جلاد تھے
ہوا جب محبت کا آخر ظہور | چمک آیا کثرت مین وحدت کا نور
محبت سے روشن ہوئی حق کی ذات | عیان ہوگئی اوسکی ساری صفات
شگفتہ ہے گل گل محبت کا باغ | محبت کا روشن ہے گہر گہر چراغ
محبت سے جو کام جان پائیگا | خدا سے وہ دونو جہان پائیگا
محبت کا جسکو ملا حق سے جام | وہ ہے مست و مدہوش و بیخود مدام
محبت سے جسکو ملے چاشنی | نہ بہولا وہ یہہ جیتے جی چاشنی
محبت ہے حق کی طرف رہنما | محبت ہے ہادی راہِ خدا
محبت سے چلتے ہین دنیا کے کام | محبت سے پاتا ہے دین انتظام
محبت کا دل پر جسے داغ ہے | وہ گلزار ہے جنتی باغ ہے
محبت سے جو آنکہہ رکہتی ہے نور | سدا تیرگی اوس سے رہتی ہے دور
محبت کا یہہ گرم بازار ہے | کہ اوسکا خدا خود خریدار ہے

محبت ہے جان محبانِ حق
یہہ ہے طالب حق پہ احسانِ حق
محبت سے زندہ رہے جسکا نام
وہ مرتا نہین تا بروز قیام
محبت سے بندہ خدا پائیگا
حقیقت کا حق سی مزا پائیگا
محبت کے عالم مین تو تیر ہے
دل و جان پہ نقش اسکی تصویر ہے
زمانہ مین گر حق کا خواہان ہی تو
تو سب سے محبت کرا ے نیک خو
محبت تیری حق سے ہو گی اگر
تیرے ہونگی مشتاق جن و بشر
اگر عشق حق دل مین ہو جا ئیگر
تیرے ساری عاشق ہون نا ؤ پیر
اگر عاشق حق تو کھلا ئیگا
زمانہ کا معشوق بن جائیگا
بجز حق کسی سے محبت نکر
نہ جا ہو کے بے آبرو دربدر

آٹھوان باب تواضع کی بیان مین

کیا ہے تجھے حق نے گر اہل دم
تو کر اپنی گردن تواضع مین خم
جہکے گر تواضع مین مثل ہلال
کری حق تجھے بدرچرخ کمال
ترقی تواضع سے ہے مال کی
تواضع سے زینت ہی اقبال کی
حکومت مین گر تو تواضع کرے
سعادت کا تاج اپنی سر پر دہرے
تواضع چھوڑانے تجھے مار سے
امان بخشی تلوار کی وار سے
تواضع بنائے تجھے آدمی
تواضع سکہائے تجھے مردمی
گرے جو تواضع مین ممتاز ہے
وہ سردار ہے اور سرفراز ہے

تواضع کرے جو کہ مثل زمین | وہ لے حق سے معراج عرش برین
جھکا جب تواضع مین چرخ بلند | بلندی ہوئی اوسکی حق کو پسند
جھکائے شجر جو تواضع مین سر | وہی باغ دنیا مین پائے ثمر
تواضع کرین جو نکوکار ہون | جھکائین وہ سر جو کہ سردار ہون
تواضع کرے جو کوئی اہل مال | وہی بوستان جہان مین نہال
تواضع سے ہو آدمی نیک خو | سیہ دل تواضع سے ہو سرخرو
تواضع سے ہو موم گر سنگ ہو | تواضع سے ہو صلح گر جنگ ہو
تواضع سے ہو نرم مرد دلیر | بنے اُس سے روباہ غرندہ شیر
تواضع سے رستم ہو گر زال ہو | زبردست پرزور پامال ہو
تواضع سے مطلب برائین تمام | تواضع سے ہوتے ہین سب راستا کام
تواضع سے انسان کی توقیر ہو | تواضع سے حیوان ہی تسخیر ہو
تواضع سے حاصل ہو حق کی رضا | تواضع سے راضی ہو خلق خدا
تواضع سے ہو دور کبر و منی | تواضع سے جاتی رہے دشمنی
گر انسان بچھائے تواضع کا دام | کرے وحشیونکو زمانہ مین رام
تواضع سے بیدرد ہو اہل درد | تواضع سے ہو نار سوزندہ سرد
جو آئے تیرے گھر پہ اے باصفا | تواضع سے لے اوسکو سرپر اُٹھا
وہ نادار ہو خواہ ہو مالدار ہو | تو رکھ دل مین اُسکے تواضع ہی کا

دریغ اوس سے مت رکہہ جو موجود ہے
کہ اسمین تیرا سربسر سود ہے

بہ شیرین زبانی کر اوس سے کلام
بچہا دلبری کے لئے اوسکے دام

جب آئے تو دے ہاتہہ مین اُسکے ہاتہہ
چلے جب تو چل دو قدم اُسکے ساتہہ

کر اوسکو تواضع سے پہلو نشین
نہو دیکہہ کر اوسکو چین بر جبین

ملے اوس سے اُسکے بغل گیر ہو
کرے مُنہ سے جو اچہی تقریر ہو

دکہائے محبت کا اُسوقت جوش
کرے دوش سے اوسکے ہمدوش دوش

بخلق ادب اُسکے پیش آئے تو
محبت سے یار اوسکا بنجائے تو

غرض آئے دشمن بہی گر تیری پاس
تیرا دوست بنجائے اور حق شناس

اگر مرد ہے سرورا لاکلام
تواضع سے رکہہ اپنا ہر وقت کام

نوان باب ذوی القربی کی خبرگیری کی بیانمین

جو ہین لوگ رشتے مین تیری قریب
اگر ہووین نادار و مفلس غریب

یہہ فرمان حق ہے کہ تو دے ایما
خبرگیر اونکا ہو صبح و مسا

نہ رکہہ اپنے دل مین تو ایسا پسند
کہ آزاد تو اور وہ ہون پائے بند

وہ ہون گرسنہ اور تو اہل طعام
وہ ہون اہل غم اور تو ہو شادکام

وہ عریان ہون اور ہووے تو جامہ پوش
وہ بیخود ہون اور ہووے تو اہل ہوش

وہ محتاج ہون اور ہو تو اہل تاج
وہ با احتیاج اور تو بے احتیاج

تو ہو اہل زر اور وہ نادار ہون
تو با کار ہو اور وہ بیکار ہون

یہہ لازم ہے ای صاحب اقتدار ۔ کہ ہو وقت سختی کے تو اونکا یار
میسر نہو گر تجہے مال و زر ۔ بہ لطف و خوشی اوسکو خورسند کر
محبت سے رکہہ اونسے ہر دم معاش ۔ دلاست اُنہین رنج و غم کا خراش
وہ ساری رہین زیر احسان تیرے ۔ بخلق و محبت ثناخوان تیرے
کسیکی طرف سے کدورت نہو ۔ تیرے دل مین غیر از محبت نہو
تیرے جتنی بہائی ہین اور اپنی خویش ۔ رہین تیری خدمت مین حاضر ہمیش
تو ہو شمع وہ ساری پروانی ہون ۔ وہ سب تیری الفت کی دیوانی ہون
محبت کا ہر ایک سے دم بہرے ۔ رضامند اپنے سے سب کو کرے
کسی سے اگر پہونچی کچہہ رنج و غم ۔ اُٹہائی نہ راہ وفا سے قدم
وہ ہو وین اگر سخت تو نرم ہو ۔ وہ سردی مین آئین تو تو گرم ہو
مروت کی یہہ شرط ہے ای عزیز ۔ کہ حقِ قرابت پہ رکہے تمیز
سمجہتا رہے اپنے خویشونکو خویش ۔ نہ آئے کبہی اُن سے تندی سے پیش
بنے جسم خود اونکو جان جان لے ۔ اُنہین جان و دل اپنا پہچان لے

دسوان باب دوستی کے حقوق کے بیان مین

جو ہو تیرا دنیا مین ای دوست دوست ۔ سمجہہ ایک مغز اپنا اور اُسکا پوست
دوئی دور کر بنکی وحدت پرست ۔ سراپا ہو مردِ محبت پرست
زبان سے کہے جسکو تو اپنا یار ۔ کرے دل سے ای اہل دل وسکو پیار

وہ نزدیک ہو تیرے یا دور ہو — تجھے دوستی اوسکی منظور ہو
جسے ہو نہ سے کہہ بیٹھے اپنا رفیق — رہے حال پر اوسکے ہر دم شفیق
خوشی اوسکی تیری خوشی ہو مدام — رہے اُسکا غم تیرا غم صبح و شام
تیرا جب تلک دم مین باقی ہو دم — نہ اوٹھے رہِ دوستی سے قدم
ریا دور کر رکھہ نہ دل مین نفاق — کہ مشہور ہو دونو عالم مین طاق
دورنگی کو کر دور یک رنگ ہو — رہو موم یا سر بسر سنگ ہو
محبت سے تو دل کا پیوند جوڑ — کبھی دوست کی دوستی کو نہ توڑ
اگر مانگے دلدار سر پیش کر — نہ کچھہ اوسمین عذر ای صفا کیش کر
سمجھہ دوست کا اپنا کل گوشت پوست — کہ کام آئیگا تیری سختی مین دوست
نہ رکھہ دوست سی اپنی حالت چھپا — کہ ہے تیرا مشکل مین مشکلکشا
مصیبت مین لے دوستون سے مدد — کہ سر سے بلا تیری ہو جائے رد
محبت مین گر تو وفادار ہو — خدائی مین تیرا خدا یار ہو
تیرا سارا عالم صفا دوست ہو — اگر بے طمع بے ریا دوست ہو
زمانے مین حق دوست کہلائیگا — اگر دوست خلقت کا بنجائیگا
خدا سے تو کر اولاً دوستی — کہ پہر سب سے ہو برملا دوستی
تیرا خود خدا جبکہ بنجائے دوست — تو پہر ساری خلقت کا کہلائے دوست
نہ بن اونکا تو دوست ای اہل ہوش — جو ہین لوگ گندم نما جو فروش

گیارہوان باب آداب مہمانداری کی بیانمین

تیری گہرمین مہمان کری جب نزول / بخلق وادب اوسکو کرلے قبول
اوسے پاس بٹہلا بہ لطف وکرم / بہ عیش وخوشی دور کر اوسکا غم
کدورت سے کر اوسکا سینہ صفا / اوٹہا دل سے مہمان کی بار بلا
سمجہہ لے مکان اپنا اوسکا مکان / مکین کر اوسے گہرمین باعز وشان
اوسے خوش کر اپنے مدارات سی / خوشامد سے تقریر سے بات سے
تجہے جس قدر گہرمین مقدور ہو / مدارات مہمان کی منظور رہو
جو موجود ہو گہرمین خدمتمین لا / تکلف نہ کر تو کسی بات کا
رہے مہمان جس مکان مین مکین / زمین اوسکی ہے رشک چرخ برین
مکان جسکا ہوجائے مہمان سرا / نہین ہوتی اوس گہر پہ نازل بلا
تیرے گہرمین آئیگا جب مہمان / اوتر آئیگی رحمت از آسمان
ادا کر تو یہہ شکر پروردگار / جہکا سر کو سجدیمین لیل ونہار
کہ پاتا ہے وہ مہمانِ غریب / تیری خوان نعمت سی اپنا نصیب
خدا اوسکو کرتا ہے روزی عطا / تجہے ایک اوسکا وسیلہ بنا
تیرے گہرمین حاضر ہو جب مہمان / نہ لا کلمہ انکار کا بر زبان
ترش ہو کے تلخ اپنے مت منہ سی بول / بہ تلخی نہ زہر اپنی شربت مین گہول
نہ کہینچ اپنے مہمان کی خدمت سی ہاتہ / کہ رزق اپنا لایا ہے وہ اپنی ساتہ

نہ آئیگا گر وہ نہ آئیگا رزق
وہ ہوگا جہان وہان ہی جائیگا رزق
خدا کا یہہ احسان بدل مان لے
کہ لاتا ہے مہمان کو در پر تیرے
بنایا تجھے حق نے ہے میزبان
ادا دل سے کر خدمتِ میہمان
بہلا اس سے بہر کیا ہے ای نیک خو
تیرا مہربان میزبان نام ہو
تیرے رزق سے رزق کہائے جہان
تیرے فیض سے فیض پائے جہان

بارہوان باب ہمسایہ کی خبرگیری و دلداری کی بیانمین

جو ہو تیرا ہمسایہ اور پاس پاس
سمجہہ فرض حق اوسکا اے حق شناس
سمجہہ اوسکو مثلِ عزیزان عزیز
اگر تجھکو حاصل ہے عقل و تمیز
وہ مفلس ہو یا صاحب مال ہو
بہر حال تو محرمِ حال ہو
تیرا اوج بہ مثل خورپایہ ہو
رضامند جب تجھہ سے ہمسایہ ہو
اُسے اپنے رکہہ زیر سایہ مدام
کہ سایہ مین حق کی ہو تو صبح و شام
رہے جس سے ہمسایہ راضی تیرا
عمل مین وہی تو عمل اپنے لا
سمجہہ اپنا اور اوسکا ناموس ایک
خوشی ایک غم ایک افسوس ایک
تیری عزت اور اوسکی عزت ہو ایک
تیری حرمت اور اوسکی حرمت ہو ایک
سخن ایک ہو اوس سے بات ایک ہو
دل و جان بصدق و ثبات ایک ہو
تیرا ستر ہو ستر ہمسایہ کا
تیرا پردہ ہو اوسکا پردہ صفا
محافظ ہو اور پاسدار
اگر رکہے تو پاس قرب و جوار

مجاور رہو تو اوسکے در کا مدام
رہے پاسبان اُسکے گہر کا مدام

مصیبت مین تو اوسکا ہو دوستدار
رہے وقت غم ہمدم و غمگسار

وہ مفلس ہو گر اور تو اہل مال
اُسے کر دی مال اپنا سارا حلال

تیرے گہر کو وہ اپنا گہر جان لے
تیرے مال کو اپنا زر جان لے

کبہی ایسی تو راستی کو نہ جا
ہو ہمسایہ ناراض جس سے تیرا

نکرا اوس سے تو اپنا اونچا محل
پڑے جس سے پردی مین اُسکی خلل

صفا اوس سے رکہہ اپنا سینہ مدام
کیا کر محبت سے اوس سے کلام

مروت مین کوئی نہ آئی قصور
دل و جان سے پائی محبت ظہور

کسی بات پر وہ نہ دلگیر ہو
شکر ہووے تو اور وہ شیر ہو

مقدم رضا اوسکی رکہہ سرورا
کہ حاصل ہو تجہکو رضائے خدا

تیرہوان باب یتیم کی پرورش ورمروت کی بیانمین

اگر ہووے لڑکا کوئی بے پدر
خدا کے لیے اوسپہ تو رحم کر

نکر پیار تو اپنی اولاد کو
اگر بے پدر ہو کوئی روبرو

یتیمون کی کر خاطر اور دلبری
بجان مان لے اُنکی جان پروری

کوئی جب خبرگیر اونکا نہین
تو اونکی خبر لے بصدق و یقین

ہمیشہ اُنہین اپنے سایہ مین پال
ہما بنکے سایہ یتیمون پہ ڈال

رہو صورت ابر ہر صبح و شام
یتیمون پہ تو سایہ گستر مدام

بلا...

ہنسا اونکو تجھکو خدا خوش کرے
بلا گھر مین کر اونکی حاجت روا
اٹھا قطرۂ دیدۂ بے پدر
یتیمون کی آنسو نہین جان لے
کبھی رنج مین اونکو رونے نہ دے
کیا کر یتیمون کی آنسو صفا
سمجھ اپنے بچون سے انکو عزیز
یتیمون کی کرناز برداریان
جب آتا ہے رنج و بکا مین یتیم
.. یہ غصے سے دست کر عتاب

اوٹھا اونکی خاطر سے بار غمی
خدا عیش سے دل تیرا خوش کرے
کہ حاجت روا ہووے تیرا خدا
کہ حق سے ملے تجھکو سلک گہر
گہر بے بہا اونکو پہچان لے
کسی غم مین غمناک ہونی نہ دے
کہ حق دے تیرے دلکو نور جلا
دریغ انسے مت رکھہ کوئی اپنی چیز
بجا دل سے لا اونکی غمخواریان
وہین کانپ جاتا ہے عرش عظیم
مبادا کہ تاریک ہو آفتاب
کہ دایم رہین شاد گل خندہ زن

یتی...

نکر روبرو اونکے او...
کبھی شیشۂ دل کو اونکے نہ توڑ
یتیمون کا ہو جس قدر ملک و مال
بعلم و ہنر اونکو کر بہرہ ور
رہین جبتلک زندہ مشکور ہون

اگر جوڑ سکتا ہے پیوند جوڑ
تصرف نکر اوسمین اے باکمال
کہ دیوین دعا تجھکو وہ عمر بھر
غم و رنج و تکلیف سے دور ہون

چودہوان باب مسکین و مسافر اہل سوال کی خبرگیری کی بیانمین

وسکین مسافر ہو اہل سفر — خبر اوسکی لے دل سے ای با خبر
ب آئی تیرے در پہ اہل سوال — اُسے خیر پہونچا بہ لطف کمال
ہو ماندہ و مضطرب آدمی — رہو اوسکا ہمدم بصد ہمدمی
گر ہو کوئی مبتلائے بلا — مدد کر تو اوسکی برائے خدا
گر بندۂ حق ہے اے نیکنام — یہہ لازم ہے ہر وقت و ہر صبح و شام
ہے حلقہ سایل تیرے در کی ساتہہ — مسافر کا گہر ہو تیرے گہر کے ساتہہ
یرا گہر بنے دار دار الامان — گلے تیری بنجائی باغ جنان
و محسن ہو اور خلق ممنون ہے — تو لیلی جہان سارا مجنون ہے
رے سیم و زر سب کے سر پر نثار — رہے سر خوش مثل روئی نگار
سافر اگر تجہہ سے کچہہ پائینگے — تیری نام کو دور لے جائینگے
ہان جائینگے تجہکو رکہینگے یاد — کرینگے تیری ذکر سے دل کو شاد
ہے باب دولت تیری رخنہ باز — اگر ہو تو بندہ مسافر نواز
یرے در پہ گر ہو مسافر مقیم — نہ داخل ہو گہر مین بلائے عظیم
سافر کو دی زاد راہ سفر — رہِ حق سے رکہتا ہی تو گر خبر
برگیر گر تو ہو محتاج کا — خدا خود کری تیری حاجت روا
مانے مین تو ہو شہ اہل جاہ — گدا کو سمجہہ لے اگر بادشاہ

فقیرون کی ہے تجہیہ یہہ حرمت ‌ ‌ ‌ کہ وہ تیر ازاد رہ آخرت
اوٹہا یہان سے عقبے کو لیجائینگے ‌ ‌ ‌ جہان چاہیے تجکو پہونچائینگے
فقیرون سے رکہہ حب دل ای امیر ‌ ‌ ‌ کہ باطن مین ہے شاہ مرد فقیر
اگر باغ جنت کی ہے التجا ‌ ‌ ‌ مکان اپنا مسکین کا مسکن بنا
تو ای بندہ گر بندہ پرور بنی ‌ ‌ ‌ سخی نام پائے تونگر بنے
نہ کہے اگر دل مین تو حب مال ‌ ‌ ‌ ملیگا تجہے قرب ایزد تعال

پندرہوان باب صبر کی تعریف اور اوسکی فوائد کی بیان

سمجہہ لے اگر مرد ہوشیار ہی ‌ ‌ ‌ کہ ہر کار مین صبر درکار ہے
بہ آہستگی گر تیرا کام ہو ‌ ‌ ‌ اوسی کام کا نیک انجام ہو
بلا مین اگر ہو کبہی مبتلا ‌ ‌ ‌ کبہی ذکر اوسکا زبان تک نہ لا
زبان لال کر اور نکر گفتگو ‌ ‌ ‌ خدا سے رہو اوسکا خود چارہ جو
نہ لا بر زبان کچہہ شکایت کا حرف ‌ ‌ ‌ نہ پڑہ اپنی غم کے حکایت کا حرف
رہو دم بخود بہر انجام کار ‌ ‌ ‌ خدا سے رہو اوسکا امیدوار
نہو تنگ تنگی مین ای سادہ دل ‌ ‌ ‌ بوقت بلا دل نہ کر مضمحل
کہ حق تیری مشکلکشائی کرے ‌ ‌ ‌ تیری دام غم سے رہائی کری
نہ کر ظلمت شب سے دل بے قرار ‌ ‌ ‌ کہ ہے لیل کے بعد وقت نہار
نہ ابتر کر ای یار جلدی سے کام ‌ ‌ ‌ بہ آہستگی اوسکا کر انتظام

نہ کر تیز طبعی سے اوسکو خراب
اگر چاہتا ہے کہ ہو کامیاب

یہہ سعدی کا ہے قول ای باخرد
کہ تعجیل کار شیاطین بود

وہ ہے اہل دل جسمین تسہیل ہے
ہے دیو لعین جسمین تعجیل ہے

رہے معتدل تیرا یکسر مزاج
اگر صبر و تسکین ہو اندر مزاج

کوئی کام مشکل گر آجائے پیش
سہولت سی کر اوسکو ای نیک کیش

کہ جلدی مین ہو جائیگا وہ خراب
عزیزونکا ہوویگا تجہپر عتاب

لیاقت مین بہی فرق آجائیگا
زمانہ مین بے عقل کہلائیگا

سہولت سے گر راست آجائین کام
رہے نیک نامون مین تو نیک نام

یہہ قرآن مین ہی حکم حق برملا
کہ ہے ساتہہ صابر کے ذات خدا

ہو جس کام مین خود خدا تیری ساتہہ
تو پہر خالی کیون جائیگا تیرا ہاتہہ

کری صبر گر ہو خدا کا ولی
ملے تجہکو نورِ خفی و جلی

صبوری کرے شاد ناشاد کو
صبوری کرے موم فولاد کو

صبوری سے ہو بیخبر باخبر
صبوری سے ہو خاک ناکارہ زر

بنے غنچہ آخر صبوری سی پہول
صبوری سے خوشدل ہوجان ملول

صبوری سے جو مرتبہ پائیگا
زمانہ مین صابر وہ کہلائیگا

صبوری کے باعث سی شکل ہلال
وہ ہفتے مین بنجائی بدرِ کمال

صبوری سے قطرہ بنے دُرِّ ناب
صبوری سے ذرہ بنے آفتاب

صبوری سی دم مین ہنی غنچہ گل — صبوری سے ہو جزو ہمشکل گل
صبوری کر ای باغبان چند سال — کہ ہوے پہلی تیرا رنگین نہال
صبوری سے ہو تخم شکل شجر — صبوری سے ہوبے ثمر باثمر
وہ ہے مرد حق جو صبوری کرے — سہولت سے بات اپنی پوری کرے
وہی مرد مردون مین ہی سرخرو — طبیعت مین ہے صبر کے جسکو خو
قدم صبر مین جنکو ہے استوار — وہ ہے سربسر صابر و حق گذار
صبوری سے ہوتا ہی حق مہربان — صبوری سی راضی ہی سارا جہان
کہے تجھکو ناحق کوئی بد اگر — نہ بول اپنے مونہہ سی کبھی صبر کر
خدا دیگا خود تیرا انصاف صاف — کریگا نہ حق اوسمین حق کے خلاف
کہ ہے منتقم حق تعالے کا نام — نچھوڑیگا بدگو سے وہ انتقام
کری ظلم گر کوئی اہل ستم — رہو دم بخود کچھہ نہ مارا سمین دم
کہ عادل ہے خود ذات پروردگار — ستم سے کریگا ستمگر کو خوار
الہی تو سرور کا سن مدعا — اوسے کر عطا مرتبہ صبر کا
مجھے صبر کرنے کی توفیق دی — سوئی راہ حق راہِ تحقیق دے

سولہوان باب قناعت کی فوائد کی بیان مین

اوسی پر قناعت کر ای باصفا — جو ہو اپنے رازق سے تجھکو عطا
نہ پہیلا کسی ہاتہہ کے آگے ہاتہہ — ہمیشہ رہے تو قناعت کے ساتہہ

نہ کر اپنی برباد تو آبرو | ہوا سے اوڑا خاک مت کو بکو
ہمیشہ قناعت سے رکھہ اپنا کار | نہ جا جا بجا اوڑکے مثلِ غبار
قناعت کا جامہ جو ہو زیب تن | نہ پہونچے کوئی تجھکو درد و محن
قناعت اوسی پر کرای مہربان | جو دی روز روزی نے روزی رسان
گدا بنکے مت جاؤ تم در بدر | نہ گہر گہر پہرو چہوڑ کر اپنا گہر
زر و مال کے واسطے روز و شب | اوٹہا سر پہ مت بار رنج و تعب
نہ لے جان پر اپنی رنج اس قدر | کہ بیمار ہو جائے تو سر بسر
سمجھہ لے بصد راستی و یقین | کہ بیدین ہے جسمین قناعت نہین
قناعت سے مفلس تونگر بنے | جو بے زر ہو وہ صاحب زر بنے
قناعت سے نادار ہو مالدار | قناعت سے مفلس ہو اہل وقار
قناعت سے ہو جو غنی آدمی | نہین دین و دنیا مین اوسکو کمی
قناعت سے دی حق نے جسکو تمیز | سمجھتا ہے کب گنج قارون کو چیز
قناعت سے گنجینۂ زر ہی ہیچ | قناعت سی ملکِ سکندر ہے ہیچ
جو قانع ہو وہ صاحب جاہ ہے | قناعت کرے جو شہنشاہ ہے
قناعت ہے اک دولتِ بے زوال | قناعت ہے گنجینۂ جاہ و مال
قناعت سے جو صاحب تاج ہو | کسیکا نہ دنیا مین محتاج ہو
قناعت سے ہین اہل عزت عزیز | قناعت سے ہے فخر اہل تمیز

قناعت سے حق نے دیا جسکو تاج
فرید ونکی رکھتا نہین احتیاج

قناعت کا روشن ہو گر دلمین نور
خدا کا اوسی دل سے ہو وے ظہور

قناعت جو کرتے ہین اہل یقین
او نہین حق سے ملتے ہین دنیا و دین

قناعت سے ہین اہل دل نیکنام
قناعت سے پاتے ہین کام اہل کام

قناعت سے رکھتا ہی جو اقتدار
اوسی کے ہین محتاج سب تاجدار

جو ملک قناعت مین ہو بادشاہ
وہ ہے مالک کشور عز و جاہ

نہ رکہے کسی سے وہ خوف و ہراس
خزانہ قناعت کا ہو جسکے پاس

عجب گنج ہے یہہ قناعت کا گنج
کہ ہوتے ہین اس گنج سے دور رنج

قناعت سی سرور کبھی منہ موڑ
نکبھو بحرص و ہوا توڑ جوڑ

سترہوان باب وفا کی فوائد کی بیان مین

جو ہین نیک اونکا دلی مدعا
وفا ہے وفا ہے وفا ہے وفا

زمانہ کا ہمدم وفادار ہے
یہی غم مین لوگون کا غمخوار ہے

ہے محتاج دنیا مین شاہ و گدا
بوقت مصیبت وفادار کا

وفادار کا کیون نہ روشن ہو نام
کہ تاریکئ غم مین آتا ہے کام

وہ انسان نہین جو کہ ہو بیوفا
کہ پتھر ہے آئینہ بے صفا

وفادار کا سب سے ہے اتحاد
اوسے نیک و بد نیک کرتے ہین یاد

وہ ہر ایک کا یار دمساز ہے
زمانے کا وہ محرم راز ہے

وفادار کا سر زمین پر ہے نام — کہ ثبت اوسکا دل کے نگین پر ہی نام
وہ محبوب ہے جو وفادار ہو — محبت کا دل سے خریدار ہو
زمانے مین روشن ہے نام وفا — ہے لبریز ہر وقت جام وفا
رہے عہد پر اپنے جو مستقیم — نہ غم ہے اوسی اور نہ ہی خوف وبیم
کوئی بات بھی جسکی پوری نہین — وہ بیدین ہی دنیا مین ای اہل دین
وہ ہے معتبر صاحب اعتبار — نرکھی جو وعدہ خلافی سے کار
جو ہین باوفا مرد حق حق پرست — انہین یاد ہے عہد روز الست
اوسی عہد پر ہین وہ اہل یقین — بعہد وفا تا دم آخرین
کوئی بے وفا گر وفا سے گیا — خدا اور خدائی سے جاتا رہا
بنا جسم خاکی کو اے اہل خاک — بہ نور وفا صورت جان پاک
وفا ہو رگ و پوست جان ہو وفا — وفا مغز ہو استخوان ہو وفا
تیرا عہد ہو اے وفادار ایک — سخن ایک ہو اور اقرار ایک
زبان پھیر مت اپنے اقرار سے — غرض ہو نہ پھر اوسکے تکرار سے
نکل جائے جو موںہہ سے بات ایکبار — تجھے ہو اوسی پر ہی صبر و قرار
وفا سے سراپا ہے بہبود و سود — کہ اوفو ہے فرمان حق بالعقود
خدا سے بھی ہو تیرا وعدہ تمام — اگر ہو نہ جز بندگی کوئی کام
بجز حق اگر تو کہین جائیگا — تو پھر بے وفا صاف کہلائیگا

جسے دل ہی نورِ الٰہی سے صاف — وہ کرتا ہے کب اپنا وعدہ خلاف
اگر یار حق ہے وفا کو نہ چھوڑ — محبت کے رشتہ کو دل سے نہ توڑ
بنے یار جس یار کا ایک بار — سمجھہ تا دمِ آخرین اوسکو یار
تیری ہی ہو دی جس دوست سے دوستی — فدا اوسپہ کر سر بسر جان و جی
محبت کا جس سے تیرا عہد ہو — وفا سے نبہا اوسکو ای نیک خو
کوئی بات ایسی نہ کر بر ملا — کہ ہو جس سے نقصان عہد وفا
اگر عہد سے اپنے پھر جائیگا — زمانے کو مونہہ کیا تو دکھلائیگا
تیرا بے وفا نام ہو گا اگر — کہے گا بشر کون تجھکو بشر
اگر لگ گیا بیوفائی کا داغ — تو ہوگا تیری حسن کا گل چراغ
وفا کی گرای گل نہو تجھہ مین بو — چھپاتا پہریگا زمانے سے رو
اگر حسن یوسف ہے تیرا جمال — وگر روئی روشن ہے بدر کمال
نہین جب وفا محض بیکار ہے — کوئی بہی نہ اوسکا خریدار ہے
وفا پر ہو گر تیرے دل کا یقین — تو ہے سرور اسرورِ اہل دین

اٹھارہوان باب عدالت وانصاف کی بیانمین

عدالت سے ہے زینت سلطنت — عدالت سے ہے رونقِ مملکت
جہان عدل و انصاف ہوداد ہو — جہان شاد ہو ملکِ آباد ہو
خدا کو ہے کارِ عدالت پسند — عدالت چھوڑاتی ہی بندونکی بند

زمین اوسکی رہتی ہی زیر نگین ‏ عدالت سی ہو جسکا روشن جبین

عدالت سے ہی سبز باغ جہان ‏ عدالت ہے روشن چراغ جہان

عدالت کا یہہ گرم بازار ہے ‏ کہ ہر کار مین عدل درکار ہے

کرا ے مرد حق حق سے باطل جدا ‏ ترازو پکڑ ہاتہہ مین عدل کا

شہ دین و دنیا ہی بے قال و قیل ‏ عدالت مین جسکا نہو وی عدیل

جسے سر پہ ہو تاج انصاف کا ‏ وہ ہے صاحب تخت و بخت و لوا

اگر عمر بہر شہ عبادت کرے ‏ یہہ بہتر ہے دم بہر عدالت کرے

لکہا لوح محفوظ پر صاف ہے ‏ حکومت ہی جبتک کہ انصاف ہے

ادا حق عدالت کا ہوتا ہے گر ‏ رہے دوست دشمن پہ یکسان نظر

برابر ہو شاہ و گدا عدل مین ‏ رہے کچہہ نہ باقی ریا عدل مین

ہے انصاف کا صاف اوسمین اثر ‏ عدالت ہو خالی طمع سے اگر

عدالت مین پوری نہین اونکی تول ‏ جو لیتے ہین کار عدالت پہ سول

جہان زر عدالت مین درکار ہو ‏ وہان کیسے انصاف نادار ہو

جو زر رکہین وہ پائین انصاف صاف ‏ جو بے زر ہون وہ سمجہی جائین معاف

جو ہون اہل زر اونکی حاکم ہون یار ‏ جو ہو مرد بے زر رہی خوار و زار

عدالت سے ہون اہل زر سرخرو ‏ رہے زردرو مفلس یا وہ گو

جو زر رکہے پلے مین اپنے مدام ‏ عدالت سے لے کام وہ شادکام

جو بے زر ہو قسمت کو رویا کرے
عدالت کو کیا وہ جئے یا مرے

تیرے دل کا روشن نگینہ رہے
گر انصاف سے صاف سینہ رہے

ستم دیدہ آجائے گر تیرے پاس
تو کر حقر سی اوسکی ای حق شناس

تیرے عدل کا اسقدر شور ہو
کہ اہل ستم زندہ در گور ہو

تیرے آگے ظالم بلائے نہ کان
ستمگار کی نکلے دہشت سی جان

عدالت مین ہو نام یہانتک بلند
کہ ہو گرگ ہمسایہ گو سفند

عدالت پہ تو ایسا پابند ہو
کہ ظالم تیری بند مین بند ہو

زبردست کے دی تو پنجہ کو پہوڑ
سر ظالم کو دی عدالت سے توڑ

نہ ہاتہی کرے مور کو پائمال
ہمیشہ ہو بیخوف رستم سے زال

نہ مارے کبہی شیر روباہ کو
چہپائے نہ ابر سیاہ ماہ کو

بنے پنجۂ معدلت تیرا ہاتہ
ہو پیوند بازو عدالت کی ساتہہ

جو لکہے بانصاف تحریر ہو
زبان سے عدالت کی تقریر ہو

رہے معدلت سے تیرا انتظام
عدالت کا ہو کام ہر ایک کام

خدا کے لیے کر عدالت کا کار
طمع کا نہو اوسمین امیدوار

عدالت تیری گر شریعت سی ہو
جہان راضی تیری حکومت سی ہو

تیرا حکم ہو گر بحکم قضا
خدا کی تجہے ہو وے حاصل رضا

اگر عدل سے ہو نہ تجہکو عدول
نہو گا کبہی رنج و غم مین ملول

عدالت سی رکھہ سرور اپنا کام | کہ باقی رہی دہر فانی مین نام

انیسوان باب عفت و پارسائی کے ذکر مین

عفیفون کا عفت سی ہے افتخار | ہین معصوم عصمت سی اہل وقار
بدی سے نہین اونکو دنیا مین کار | ہمیشہ برائی سے رکہتی ہین عار
وہ نامحرمون سی چہپاتے ہین آنکہہ | جو ہون غیر اُن سی چراتے ہین آنکہہ
جو بدکار ہون اُن سے نفور ہین | جو بدنام ہین اُنسے وہ دور ہین
وہ ہین مرد اہل حمیت کے یار | فقط اہل غیرت سی رکہتی ہین کار
کہین سے نہین لیتے مال حرام | نہین دیکہتے وہ جمال حرام
نظر غیر کے حق پہ کرتے نہین | کسیکے وہ حق سے گذرتے نہین
ہے بے کینہ سینہ اُنہین صبح و شام | ہے خالی طمع سے ہمیشہ کلام
زبانپر کبہی فحش لاتے نہین | بُری بات مُنہ سی سناتے نہین
نہین کرتے وہ بدکلامی کی بات | زبان پاک رکہتی ہین وہ پاکذات
نہ کہتے ہین بد اور نہ سنتے ہین بد | بدی کو وہ رکہتے ہین خاطر سے رد
زنا کی طرف اونکا کم ہے گذر | شراب اونکے نزدیک ہی آب شر
اگر اہل عفت ہے اے باصفا | دل و جان سی کر حق عفت ادا
بُرائی سی رکہہ اپنی آنکہونکو بند | بدی کو نہ کر اپنے جی مین پسند
کسیکے نہ ہارج ہو تو ستر کا | کسیکا اگر عیب دیکہے چہپا

رہو حافظِ آبروئے جہان ۔ بچشم حیا دیکھہ سوئے جہان
تجھے اپنی عزت کا ہی جتنا پاس ۔ وہ ہو نسبت غیر ای حق شناس
ہمیشہ ہو بہتان و تہمت سی پاک ۔ بنے پردہ پوش جہان مثل خاک
کیسکی بدی دیکھہ سکتا نہو ۔ کوئی عیب سینے مین رکھتا نہو
کدورت سے ہو تیرا سینہ صفا ۔ خدائی کا ہو دوست ای باخدا
کسیکو برہنہ اگر دیکھہ لے ۔ کرے پردہ پوشی چھپا اوسکو دے
کری بہو سی گر برائی کی بات ۔ زبان دہوئی فوراً بہ آب حیات
بری کا ہو تجھپہ ہرگز گمان ۔ کرین تجھپہ ظن نیک اہل جہان
زمانے مین مشہور ہو متقی ۔ ولایت مین ہو حق کے حق کا ولی
ہو مشہور عالم بھلائی تیری ۔ عیان سب پہ ہو پارسائی تیری
یہہ تکریم عفت سے جب پائے تو ۔ امین ساری عالم کا کہلائے تو
زمانے کا تجھہ پر رہے اعتماد ۔ کرین لوگ نیکی سے ہر وقت یاد

بیسوان باب شکر و حق شناسی کے بیان مین

اگر بندۂ حق ہے ای خوشخصال ۔ بہر حال کر شکر ماضی و حال
خدا سے ملین نعمتین جس قدر ۔ ادا اوسکا کر شکر شام و سحر
تجھے جتنے دیتا ہے نعمت نعیم ۔ کرم جتنا کرتا ہے تجھپر کریم
ادا حق سے کر اونکا شکر و سپاس ۔ کہ کہلائے تو بندۂ حق شناس

تیرے سر پہ ہین جتنے احسان ہوئے | تیری حال پر رحم ہر آن ہوئی
کبھی شکر سے اونکے غافل نہو | خبردار نادان و جاہل نہو
کھڑا ہوتے اور بیٹھتے ہر زمان | زبان ہو تیری شکر مین تر زبان
اگر تنگ ہو تو بھی تو دم نہ مار | بہر حال کر شکر پروردگار
کہ کر دی غنی مال و زر سے تجھے | خدا خیر دی اپنے گھر سے تجھے
کریگا اگر شکر حق کے حضور | تو ہوویگا کفران نعمت سے دور
خدا سے تو عز و شرف پائیگا | اگر صاحب شکر کہلائیگا
جو کھائے کبھی پیٹ بھر کے طعام | ادا شکر رازق کر اے نیکنام
تیرا عسر و افلاس سب دور ہو | اگر اپنے رازق کا مشکور ہو
بدرگاہ بخشندۂ بے ریا | کیا کر تو سجدہ ادا شکر کا
خدا نے بنایا ہے انسان تجھے | کیا آدمیت کے شایان تجھے
ادب اور علم و ہنر دیدیا | تجھے سفت یہہ مال و زر دیدیا
دکھائے تجھے معرفت کے مقام | کیا تیرا عارف زمانہ مین نام
تیرے سینے مین بھر دیا اپنا نور | کہ روشن ہے وہ خاک مانند طور
عطا کی تیری بولنے کو زبان | میان جس سے ہوتی ہین راز نہان
تیری نام کو نامور کر دیا | تیری خاک کو شکل زر کر دیا
تیری حسن صورت کو بخشا جمال | بنایا تیرے رخ کو بدر کمال

مددگار تیرے بنائی ہین ہاتھہ — کہ نیکی بدی مین ہون تیری ساتھہ
خدا نے عنایت کیئے چشم و گوش — سمجھنے کو بخشا تجھے عقل و ہوش
گر اس حال مین بہی نہ شاکر ہو تو — نہ سمجھے تو اس حق کے احسان کو
تو ناشکر بندہ ہے اے بیوفا — خدا کا گنہگار ہے برملا
ہر اک عضو سے کام لے شکر کا — ادا شکر جتنا ہو کر لے ادا
یہہ شکرانۂ سر ہے ای سرفراز — کہ رکھے اُسے تو بخاک نیاز
نہ اونچا کری فخر سے اپنا سر — بڑائی پہ رکھے نہ ہرگز نظر
یہہ آنکہونکا ہے شکر ای دوربین — کہ حاصل کرے علم عین الیقین
کری دیدۂ دل سے حق پر نظر — جو موجود ہے اوس سی پائی خبر
رہی دید حق تیرے دلکو پسند — کری غیر سے اپنی آنکھون کو بند
بدی پر نہو تجھکو چشم یقین + — بہ نیکی ہو دنیا مین باریک بین
ہے شکرانہ گوش ای حق نیوش — کہ رکہی تو ہر بات پر گوش ہوش
سنے اہل حکمت سی حق کا کلام — دہری کان اوسپر رہی صبح و شام
کوئی لائی بد بات گر بر زبان — وہین دیوی تو کان مین انگلیان
زبان کا ہی یہہ شکر ای خوش زبان — کہ ہو وقت تقریر شکر فشان
تیر اورد تعریف مولا رہے — زبان ذکر مین حق کے گویا رہے
سخن شہد ہو اور شکر بات ہو — تیری بات مین ذوق اثبات ہو

کہولے کبھی تو زبان سوال ‏ بجز درگہہ ایزدِ لایزال
کسیکی شکایت سے رکہے نہ کام ‏ زبانپر نہ لائی تو غیبت کا نام
نہ پرگو ہو تو اور نہ ہویا وہ گو ‏ کرے راست تقریر ای نیک خو
یہہ ہاتہوں کا ہے شکر ای دستگیر ‏ کہ ہو دستگیرِ صغیر و کبیر
نہوں ہاتہ جنکے تو ہو اونکا ہاتہ ‏ رہی بہر امداد ہر وقت ساتہہ
تیرا پنجہ پنجہ سخاوت کا ہو ‏ تیرا ہاتہہ بازو مروت کا ہو
کری تو نہ تنگی سے ہاتہوں کو تنگ ‏ کہ جاتا ہی اس کام سی نام و ننگ
تیری ہاتہہ ہے جبتلک اختیار ‏ نکر بند تو او سکو اے بختیار
یہہ شکرانہ پا ہے اے کامگار ‏ کہ ہو راہ پر حق کے تو پائدار
پڑا ہو جو بیدست و پا راہ پر ‏ اوٹہا سر پہ لے او سکو ای باخبر
سفر راہ مین حق کے کر ای عقیل ‏ کہ ہو تجھکو راہ خدا مین دلیل
چلین جب تلک تیرے اپنے قدم ‏ نہ رکہہ تو سواری کا اندوہ و غم
جدہر اہل دنیا ہین ہرگز نجا ‏ بحرص و طمع مار دے پشت پا
یہہ ہے مال کا شکر اے مالدار ‏ کہ کر دے تو مال اپنا حق پر نثار
خزانہ مین رکہے نہ انبار گنج ‏ نہ کہینچے بہت پاسداری مین رنج
بخوبی کرے خرچ سب اپنا مال ‏ کہ ہو خرچ در خرچ اہل و عیال
فضولی نہو اور نہ اسراف ہو ‏ ضروری ہو جو خرچ وہ صاف ہو

نہ تنگی مین اپنے کو رکہے ذلیل | نہ کہلائے دنیا مین مرد بخیل
تیرا مال ہو حصۂ بیکسان | تیری زر مین ہو بہرۂ مفلسان
کرے کام اونکا جو بے کام ہون | درم اونکو دے جو کہ بے دام ہون
یہہ ہے عقل کا شکر پہچان تو | یہہ راز عقل اور ہوش سے جان تو
سمجہہ رکہے ہر بات پر صبح وشام | کرے تو نہ بے سمجہی کوئی کلام
سمجہہ لے کہ دنیا ہے فانی مکان | نہین ہے یہہ گہر خانہ جاودان
سمجہہ لے کہ حق کی عبادت ہی فرض | خدا کا ہے بندونکے سر پر یہہ قرض
سمجہہ لے کہ بندہ ہون مین خاکسار | ہے خالق میرا حضرت کردگار
سمجہہ لے کہ مین ایک محکوم ہون | نہ مالک نہ حاکم نہ مخدوم ہون
سمجہہ لے کہ مین تودۂ خاک ہون | نجس ہون نم آب ناپاک ہون
سمجہہ لے کہ ہون بندۂ پر گناہ | گناہون سے ہے میری حالت تباہ
سمجہہ جب چکیگا تو یہہ ساری بات | ملیگا تیری ذات کو وصل ذات
بہلا اس سے کیا ہے بہلا ای عقیل | کہ ہو عقل سے تیری ثابت دلیل
تیرے سر پہ ہو عقلمندی کا تاج | کسی سے نہو غیر حق احتیاج
یہہ شکر حکومت ہے اے شہریار | کہ ہو اپنے مالک کا فرمان گذار
تیرا حکم ہر دم ہو با عدل و داد | مراد اپنی لین تجہسے اہل مراد
حمایت کرے اپنے محکوم کی | ستمگر سے لے داد مظلوم کی

نہ حملہ ہو کنجشک پر باز کا — نہ روبہ پہ ہو شیر زور آزما
یہہ ہے علم کا شکر ای باہنر — کہ رکھے تو طالب کے دل سے خبر
ہر ایک شخص کو مفت تعلیم دے — خدا سے تو اسبات کا اجر لے
نہ مانگے عوض علم کے سیم و زر — ہنر کو نہ اپنے کرے بے قدر
نہ لے کوڑئین اپنے موتی کا مول — نہ لے کانچ ہمسنگ الماس تول
یہہ صحت کا ہے شکر ای تندرست — کہ بیمار کی ہووی خدمت مین چست
کہین دیکھہ لے گر تن ناتوان — کرے جان و دل سی فدا اوسپہ جان
ہمیشہ معالج ہو بیمار کا — تجھے غم ہو بس اوسکے تیمار کا
ہو بیحال کا واقف حال تو — جو بے مال ہون اونکا ہو مال ہو
مریضون کا یہانتک مددگار ہو — کہ بیمار کے ساتھہ بیمار ہو
الٰہی یہہ ہے سرور پرگناہ — تیرا بندۂ زار نامہ سیاہ
کرو اوسکو نعمت عطا شکر کی — اسے بخش دو کیمیا شکر کی

اکیسوان باب عفو کے فوائد کے بیان مین

اگر بندہ حق ہے اے باخدا — طریق اپنا رکھہ بسر عفو کا
گنہگار کا عفو کر دے گناہ — تیرے در پہ آجائی جب عذر خواہ
جب آئی تیرے پاس اہل خطا — تو اپنے گناہونکو خاطر مین لا
کہ وہ گرچہ تیرا گنہگار ہے — تو اپنے خدا کا خطاوار ہے

کرے تو اگر اوسپہ رحم ای رحیم | تو ہو تجھپہ فضل خدائے کریم
کہ آخر عوض عفو ہے عفو کا | جو دیگا وہ لیگا بہ روز جزا
کریگا اگر رحم بندون پہ تو | کیا جائیگا رحم اے نیک خو
بھلا کر کہ حق سے ہو تیرا بھلا | کہ احسان ہی بدلا ہے احسان کا
اگر عفو پر تیری عادت رہی | ہمیشہ بکارِ عبادت رہے
اگر لے گنہگار سے انتقام | یہہ آسان ہے ای مرد نیک انجام
مگر عفو ای یار مشکل ہے کار | وہ ہے کار مقبول پروردگار
نہ لے انتقام اپنا اے اہل زور | نکر زور مین آکے زور اور شور
تجھے حق سے گر دست قدرت ملے | تیرے زور بازو مین قوت ملے
تو کم زور ہو زور کو اپنے چھوڑ | بنا قوتی قوت اپنی کو توڑ
گر اپنے پائے ذاتِ خدا | ملے تجھکو نور صفاتِ خدا
غضب سے نکر لال چہرہ کو تو | ہمیشہ رہو عفو سے سرخرو
خدا کے جو بندے گنہگار ہین | وہی عفو کے خاص حقدار ہین
نکرتا اگر عفو کو حق عیان | جہنم مین جاتا یہہ سارا جہان
کوئی صاحب جرم واہل خطا | نہوتا عذاب خدا سے رہا
نہ پاتا کوئی سیر باغ بہشت | کسیکو نہ ملتا چراغ بہشت
خدا ہی سے ہے عفو کو اختصاص | کہ کرتا ہی بندونکو غم سی خلاص

اسی پر ہے دنیا و دین کا قیام | اسی پر ہی اہل یقین کا قیام
امید اس سے پاتا ہی اہل امید | سیاہی کا ہے اس سے چہرہ سفید
گنہگار جب نا امیدی مین ہو | خدا سے وہ ہے چاہتا عفو کو
گنہگار کا عفو پر ہے مدار | ہے اہل خطا اس سے امیدوار
مکرم جو ہین اہل خلق کریم | وہ ہین عفو کے راہ پر مستقیم
یہی خلق ہے خلق پروردگار | یہی وصف ہی وصف مردان کار
اُسی پر تجھے عفو کا ہو خیال | جو ہو واجب الرحم اور خستہ حال
وگر ہے گنہگار بد انصرام | سمجھہ اوسپہ تو عفو کرنا حرام
اگر ہے وہ کج اطوار مرد شریر | بہ تیغ اوسکو کر راست مانند تیر

بائیسوان باب صدق اور راستی کے فوائد مین

کرے صدق جو مرد صدیق ہے | وہی رہرو راہ تحقیق ہے
رہ راست پر جو کہ ہی راستباز | وہ بندہ نہین ہی بندہ سرفراز
زبان پر جسے راست تقریر ہے | اوسی راست بازی مین توقیر ہے
اگر راستی سے رہے انتظام | تیری راست آجاین دنیا مین کام
اگر راستی تجھکو منظور ہو | کجی تیری اعمال سے دور ہو
تیری خلق کی خلق تسخیر ہو | اگر راست رو صورت تیر ہو
تیرا راستی پر اگر ہو کلام | زمانہ مین صدیق و صادق ہو نام

کریگی تیرا راستی سینہ صاف — اسی سے تیرا ہوگا آئینہ صاف

ہوئی سچ سے جسکو زبان معتبر — سخن معتبر ہے بیاں معتبر

جو ہو راست وہ سرو آزاد ہی — بباغ جہان مثل گل شاد ہے

رہ راست ہی راستی منہ نموڑ — جو ہی کجروی نفس کجروی چہوڑ

جسے راست ہی راستی پر زبان — وہی مرد خوشگو ہی اور تر زبان

اوسکے زمانہ مین ہین یدہی بخت — جسے راستی سے ملا تاج و تخت

تیری راہبر ہو اگر راستی — تو لائے تجہے راہ پر راستی

یہہ باعث ہے دنیا کی توقیر کا — سراپا عمل ہے یہہ تسخیر کا

رہ راست پر جو چلے ہوشیار — وہ منزل پہ پہونچیگا انجام کار

اوٹہامت رہِ راستی سی قدم — نہ چل ایسے رستے سے تو بیش و کم

اگر راستی سے رہے اتحاد — رہے سرو سرسبز باغ مراد

رہو جان سے راست اور تن سی راست — بصدق دلی دوست دشمن سی راست

جو ناراست ہے بیشتر خوار ہے — جو جہوٹہا ہے وہ دربدر خوار ہے

نہین بات مین اوسکے ہرگز ثبات — کری جوکہ کذب اور بناوٹ سی بات

ہے نامعتبر اوسکا یکسر کلام — ہوا جہوٹہہ سے جسکا بدنام نام

اگر سچ ہی کہتا ہو اہل دروغ — نہین بات کو اوسکے ہرگز فروغ

کوئی اوسکا کرتا نہین اعتبار — ہوا کذب سے جو زمانہ مین خوار

جو سچا ہے بے سچ کے رہتا نہین | زبان سے کبھی جھوٹھہ کہتا نہین
کیکی تو خاطر سے مت جھوٹ بول | خبردار مت قند مین زہر گھول
تیرا سر ہی جائے اگر جان جاے | زبان پر مگر جھوٹ آنا نہ پاے
اگر سچ سے ہو گا تو عذب اللسان | کہینگے تجھے لوگ شیرین زبان
تیری بات گر جھوٹ سے دور ہے | شہادت تیری سب کو منظور ہے
اگر سچ پہ ہو ویگی شہرت تیری | زمانہ مین ہو ویگی عزت تیری
اوٹھالے رہ کج سے گر اپنا گام | کہینگے تجھے راست رو خاص و عام
اگر سچ سے حاصل کرے برتری | ملیگی تجھے سرورا سروری

تیئسوان باب دیانت و امانت کی فوائد کی بیانمیز

وہ پاتے ہین جو ہینگے اہل یقین | امانت سی ایمان دیانت سی دین
دیانت سی اے مرد دین منہ موڑ | امین ہی اگر تو امانت نچھوڑ
دیانت سے پایہ اگر پائیگا | تو لاریب دیندار کہلائیگا
امانت سے حاصل ہے ملک امان | دیانت سے ملتے ہین دونو جہان
دیانت سے پر نور ہے نور دل | امانت سے ہے جلوہ گر طور دل
امانت سے تجھکو امان ہو نصیب | تیرے جسم کو نور جان ہو نصیب
تجھے نور ایمان امانت سے ہی | زمانہ مین عزت دیانت سے ہی
امانت سے ہے سرمایۂ سروری | دیانت سی حاصل ہے دین پروری

امین کب ہے جسمین امانت نہین — وہ بیدین ہے جسمین دیانت نہین
امانت سی ہے مرد با اعتبار — دیانت سی ہے سرخرو اہل کار
جسے حق نے بخشا امانت کا گنج — لیا اوسنے وہ گنج بیدست رنج
امین کا خزانہ ہے بے انتہا — وہ ہے چشمۂ فیض و بحر عطا
اُسے دین و دنیا کی دولت ملی — جسے حق سے گنج امانت ملے
کہو حق سے تو اور کیا پائیگا — امین گر زمانے مین کہلائیگا
دل و جان سے شکر خدا کر ادا — امانت سے پائے اگر مدعا
امانت کی وہ سبز گلزار ہے — کہ مانند گل اوسکا ہر خار ہے
امانت ہے زور تن ناتوان — دیانت ہی جان دل نیم جان
امانت سے رکہتا ہو جو اتصال — وہی مرد ہے واصل باکمال
ہی خلق امانت پیمبر کا خلق — دیانت ہی دنیا مین حیدر کا خلق
جو ہین مرد حق اہل حق حق کے شاہ — نہین کہینچتے وہ امانت سی ہاتہہ
دیانت سی انسان کا روشن ہی دین — امانت سی حاصل ہے صدق و یقین
امانت سے جو نامور نام ہے — وہی سرخرو مثل زر نام ہے
ملا ہے امانت سے جسکو جمال — وہ ہے نور خورشید اوج کمال
ہرا ہے ہمیشہ امانت کا باغ — ہی سرسبز و خرم دیانت کا باغ
امانت کا جسکو خزانہ ملے — اوسی حق سے سارا زمانہ ملے

سمجھہ لین امین جسکو اہل جہان ‏ اوسی پیار کرتے ہین مانند جان
اوتر سر ورا بحر حیرت سی پار ‏ امانت کی کشتی پہ ہوکر سوار
الٰہی مجھے کر دیانت عطا ‏ امانت سی سرور کو سرور بنا
امانت سے کر دے عنایت یقین ‏ دیانت سی دی مجھکو اعزاز دین

چوبیسوان باب شجاعت و دلاوری کے بیان مین

وہ ہی مرد مردون مین مرد دلیر ‏ جو ہو چیت و چالاک مانند شیر
پڑی وقت جب کام کے کام کا ‏ نہ کاہل نہ طالب ہو آرام کا
دلیری سے جس کام مین ڈالی ہاتہ ‏ نچھوڑی ہو جبتک گلا سر کے ساتہ
دلاور بنے اور دلیری کرے ‏ بنے شیر اور کار شیری کرے
وہ مرد ایسا مرد جوان مرد ہو ‏ عدو کو جسے دیکھہ سر درد ہو
وہ لے جبکہ قبضے مین تیغ پر آب ‏ کہلین برق کی جسم سے پیچ و تاب
دلاور خطاب اور بہادر ہو نام ‏ بہادر نہین بے بہا دُر ہو نام
جو لین ہاتہ مین لوگ تیغ و سنان ‏ کرین پہلے نام اوسکا ورد زبان
بنے جنگ کی وقت کوہ بلند ‏ کرے راہ دشمن کی میدان سے بند
غضب سے نہو اپنے مغلوب وہ ‏ کسی عیب سے ہو نہ معیوب وہ
نہ کاہل ہو وہ کام مین اور نہ سُست ‏ رہے وقت کر وقت چالاک و چست
بہ شکل دل شیر ہو اوسکا دل ‏ بہ سختی ہو مانند سنگ آب و گل

نہو دشمن عقل اور جہل دوست | بہرا عقل سے اوسکا ہو مغز و پوست
کرے اپنا جو کام بہتر کرے | پکڑلے اگر خاک کو زر کرے
رہے مرد مردون مین وقت نبرد | نہو جائے دشمن کی گرمی سے سرد
دلاور ہو گر ایک ہی مردگار | نہین روبرو اوسکے ہوتا ہزار
بہادر ہو گر مرد شمشیر گیر | نہین اوسکو کچہہ حاجت تیغ و تیر
دلیری کا ہے دل ہی سے انتظام | نہین اوس جگہ جسم فربہ کا کام
دگر فربہی سے بنا گاؤ نر | بظاہر دکہاتا ہوا کر و فر
نہین دل تو آخر کو پچہتائیگا | بڑا کام جسدم تو رہجائیگا
وہ دیکہیگا جب سامہنا شیر کا | تو پشت اپنی دکہلائیگا برملا
اگر دل مین انسان کے ہو محکمی | نہین اوسکو ملک جہان مین کمی
جسے دل مین ہووے دلیری کا زور | وہی مرد کرتا ہی مردونمین شور
شجاعت سی فرحت ہی وقت بلا | شجاعت ہی مشکل مین مشکلکشا
کری جو شجاعت وہ معراج لے | جو سر رکہی ہاتہو نپہ وہ تاج لے
شجاعت سی پاتے ہین میدان جنگ | شجاعت سی قایم ہی ناموس و ننگ
شجاعت سی رستم نے پایا ہے نام | ہوا ختم جسپر شجاعت کا کام
شجاعت سے اسکندر فیلقوس | ہوا ناسور عالم روم و روس
شجاعت نہین جو کہ لشکر کے ساتہہ | بہت نیزہ و تیر خنجر کے ساتہہ

لڑے اور کرے قتل بدخواہ کو | اکیلے نہو رو بروئے عدو
بہادر ہے وہ صاحب نام و ننگ | اکیلے کرے جو ہزاروں میں جنگ
شجاعت سے تو سر ورا منہ نموڑ | لگے ہاتھ گر سر کو دشمن کے توڑ

پچیسواں باب سخاوت کی فوائد کے بیانمیں

جو ہے مرد حق اور خدا کا ولی | سخی ہے سخی ہے سخی ہے سخی
سخی راحت جان غمناک ہے | سخی سرمہ چشم نمناک ہے
سخی کا ہی مردوں میں پایہ بلند | ہے مانند خور اوسکا سایہ بلند
سخاوت سے بدخواہ ہو خیر خواہ | سخاوت سے گمراہ ہو اہل راہ
سخاوت سے قطرہ ہو بحر رواں | سخاوت سے بندہ ہو شاہ جہاں
سخاوت سے بیگانہ اپنا بنے | سخاوت سے مملوک سولا بنے
سخاوت سے حاصل ہو حق کی رضا | سخاوت سے واصل ہو مرد خدا
سخی کا سخاوت سے پیوند ہے | نہال سخاوت برومند ہے
سخاوت ہی سرمایہ مہتری | سخاوت ہے گنجینہ سروری
سخاوت سے ملک دل آباد ہے | سخاوت سے اقلیم جان شاد ہے
زمانے پہ مرد سخی با صواب | برابر برستا ہے مثل سحاب
کوئی دوست ہو یا کوئی ہو عدو | سبھی ایکساں اوسکے ہیں روبرو
یہودی ہو یا ہو مسلماں کوئی | وہ کافر ہو یا اہل ایماں کوئی

سخی کی کسی سے نہین دشمنی ‏/ نہین دل مین کچھہ اوسکے ماومنی
سوالی کی دیکھے سی ہر صبح وشام ‏/ سخی مثل زر سرخرو ہی مدام
سخی کا مبارک ہی وہ گنج ومال ‏/ نصیب اپنا لین جس سے اہل سوال
سخاوت پہ دل جسکا بیتاب ہی ‏/ گہر اوسکی آنکھو نمین بے آب ہے
سخی کا ہے ممنون زمانہ تمام ‏/ سخی کا ہی مشکور ہر خاص وعام
زمانہ مین مرد سخی گر نہو ‏/ نہ پوچھے کسیکے کوئی حال کو
اوسی مرد کا نیک انجام ہے ‏/ سخاوت مین جسکا سخی نام ہے
سخاوت مین جسکا کہلا ہاتہہ ہے ‏/ اوسے مال وزر ہاتہہ کی ساتہہ ہے
برس جائے ابر سخاوت جہان ‏/ ہو سرسبز سارا زمین وزمان
سخی کا ستارا ہے روشن مدام ‏/ وہ ہے مثل خور جلوہ گر صبح وشام
دیا حق نے ہی گر تجھے مال وزر ‏/ خداکے اوسی راہ مین خرچ کر
سخاوت سے رکھہ اسقدر انتظام ‏/ کہ ہو مثل حاتم تیرا زندہ نام
تیرے در پہ آئے گر اہل سوال ‏/ جو مقدور ہو کر عطا گنج ومال
کہ وہ مال کو تیری سر پر اوٹھا ‏/ جہان چاہیئے تجھکو پہونچائیگا
مبارک وہ در ہی کہ جس در کی ساتہہ ‏/ ہو سایل کھڑا دونو پہیلائی ہاتہہ
سخی کا ہے کیا نیک گہر واہ واہ ‏/ کہ ہو جسکے در پر فقیرون کو راہ
سخی کے ہین کیا ہاتہہ صلّ علے ‏/ کہلے جسکا پنجہ بنام خدا

سخاوت تو کر جس قدر ہو سکے | یہہ بو تخم نیکی کا گر بو سکے
سخاوت سی ہے باغ جنت نصیب | سخاوت سی ہے حق کی رحمت نصیب
سخاوت کا یہہ پہل ہے اے باکمال | کہ ہو باغ جنت کا تازہ نہال
اگر سر ورا تجہکو حق دیوے زر | عطا کر براہ خدا سر بسر
نہ کہہ دابکر اوسکو زیر زمین | مبادا وہین چہوڑ جائے کہین
تیرے بعد ہے جتنا تیرا عیال | وہ سب بانٹ لینگے تیرا ملک ومال
تیرے نام پر کچہہ وہ دینگے نہین | تیرا نام بہی بلکہ لینگے نہین
یہہ بہتر ہے تو اب ہی ہوشیار ہو | زر ومال سے خود خبردار ہو
اوٹہاوے جو ہو نقد وجنس اپنے پاس | کسیکا نہ کہہ اپنے دلمین ہراس
کہلا اپنے یارون کو اور آپ کہا | زر ومال سے گہر کو کر دے صفا
صفا آیا تہا جیسے دنیا مین تو | اوسی طرح مالک کے جا روبرو
وگرنہ بہت سخت پچہتائیگا | زر ومال جب چہوڑ کر جائیگا

چہبیسوان باب علم وہنر کے فوائد کی تشریح مین

گذرتا نہین اوسپہ رنج وملال | جو ہو صاحب علم وفضل وکمال
رسائی تیری ہو اگر علم تک | زمین پر کرے بیٹہہ سیر فلک
اوٹہاوے اگر دل سے اپنی نقاب | خدا آئے تجہکو نظر بیحجاب
سے کامل جو رکہتا ہو کسب کمال | کہ دنیا مین بیکس ہے کس بے کمال

ب
کہ ہو نیک دنیا مین تیرا سبب

رہو علم کے واسطے جان فشان
کہ ہو جسم مین خلق کے مثل جان

بہ طفلی جوانی و پیری مدام
فقط علم سے اپنا رکھہ انتظام

مبادا کہ دنیا مین نادان رہے
جہالت پہ اپنے پشیمان رہے

تیرے ساری ہم چشم اور دوستدار
ہنسین ہونہہ پہ آکر تیری برق وار

تیرے ساتھہ کے پائین عزو وقار
فقط تو ہی رہجائے ناکردہ کار

ہین سب متفق اسپہ اہل دلیل
کہ ہے مرد بے علم خوار و ذلیل +

جو ہے دولت بے بہا علم ہے
جسے کہتے ہین کیمیا علم ہے

خدا علم کا جسکو اقبال دے
وہ تصویر بیجان مین جان ڈالدے

رہا علم سے جسکا خالی دماغ
نہ روشن ہوا اوسکے گہر کا چراغ

جسے علم کا حق سے مایہ ملے
اوسے سربلندی کا پایہ ملے

سمجھہ علم کو مال وزر سی عزیز
کہ بنجائے ناچیز سے ایک چیز

اگر علم مین جانفشانی کرے
بہ لطف و خوشی کامرانی کرے

اگر علم مین تو عرق ریز ہو
طبیعت مین تیری نمک تیز ہو

نشان ہو زمانہ مین با عزو شان
تیرا نام ہو نامور در جہان

تیری ساری دنیا مین توقیر ہو
زمانہ تیرا چاشنی گیر ہو

جدہر جائی دیکہین تجہے مثل ماہ
تیرے راہ پر ہو وین سب بے براہ

خدا کو تو پہچان لے بندہ وار
تیرے دل کو ہو معرفت سے قرار

یقین سے ہون آنکھین تیری دو بین
زبان ہووے ذاکر بذکر یقین

ادب پاوے دل مین تیرے امتزاج
بخلق نکو ہووے اچہا مزاج

تیرے ساری ہم جنس خرد کلان
تجہے جان لین اوستاد زمان

تیرا نام مشہور علامہ ہو
تیرے جسم پر فخر کا جامہ ہو

جدہر جاوے تو آئین لینے کو لوگ
ہون سب مستعد جان دینے کو لوگ

شہنشاہ ہووین تیرے قدردان
رعیت ہو ساری تیری مہربان

یہہ ہی رتبہ اے نوجوان علم کا
کہ سب تیرے ممنون ہون شاہ وگدا

سنواریگا گر اپنے تو آپ کو
زمانہ مین پائیگا نام نکو

لے علم گر خرچ کر اپنا گنج
اوٹہا جسقدر اوٹہہ سکے بار رنج

اگر مال و زر بہی نہو تیرے پاس
تو خدمت سے لے اسکو اے حق شناس

غرض جس طرح ہو سکے کر حصول
کہ ہو رحمت حق کا تجہپر نزول

اگر علم دے تجہکو پروردگار
بڑہا اوسکی توقیر لے باوقار

نہ پہر دربدر بنکے دریوزہ گر
وگرنہ تو کہلائیگا بے ہنر

نہ لے حق تعلیم قدرے قلیل
نکر اپنے رتبہ کو خوار اور ذلیل

جو بے زر ہو اوس سے نہ رکہہ تو دریغ
برس مہر سے اوسپہ مانند میغ

تیرے فیض کا چشمہ جاری رہے
تیرا پلہ میزان مین بہاری رہے

ستائیسوان باب تأمل کے فوائد کے ذکر مین

جو ہین باتأمل وہ ہین اہل نام
ہر ایک کام سے لے نکلتے ہین کام

گر آغاز مین سوچ لے انتہا
تو ہو نیک انجام اُس کام کا

وہ ہے اہل بینش بنور یقین
جو ہووے بعین الیقین دور بین

تأمل ہر اک کام مین فرض ہے
جو ہین دور بین او نپہ یہہ قرض ہے

سمجہہ سوچ لے کام مین ای عقیل
کہ آخر نہو او مین خوار و ذلیل

سہولت سے کر کام کا انتظام
کہ تعجیل ہوتا ہے شیطان کا کام

پشیمان ہین جو اہل تعجیل ہین
ہمیشہ گرفتار تذلیل ہین

دل اہل غم ہے تأمل سے شاد
ہری سبز و شاداب نخل مراد

تأمل سے سوچ اپنے انجام کو
کہ پہونچائی انجام پر کام کو

زبان جسکی شل تبر تیز ہے
وہ خونریز ہے فتنہ انگیز ہے

جو بے سوچے کہدی زبان سے سخن
سراپا ہے نامعتبر جان من

نہین سنتے اہل زبان جسکی بات
چلی جاتی ہے رائیگان اُسکی بات

اگر بات مین ہووے پائی ثبات
نبات اوسکی تقریر شکر ہے بات

زمانہ مین جو با تأمل ہو مرد
سمجہتا ہی ہر بات کا گرم و سرد

خطا کام مین اپنے کہاتا نہین
تأمل کرے جو کہ مرد یقین

تأمل سے ہی بے خطر آدمی
تأمل سے ہے نامور آدمی

تامل سی دے حکم ای شہریار ‏ ‏ کہ ہووی نہ انجام کو شرمسار
تیرے دل کا مقصود دلخواہ ہو ‏ ‏ تامل اگر رہبر راہ ہو
جو ہین اہل دل اہل دین اہل فن ‏ ‏ نہین بے تامل وہ کرتے سخن
جو مشکل کوئی تجھکو آجائی پیش ‏ ‏ تامل سے کر چارہ جوئی ہمیش
تامل ہے چارہ گر درد جان ‏ ‏ تامل ہے عقدہ کشائی جہان
تامل سے ہوتے ہین سب کام تیر ‏ ‏ تامل سے ہوتا ہی روشن ضمیر
کیا کسی سے سنی جبکہ حال ‏ ‏ تامل سے کر غور اوسمین کمال
پہونچ عقل سے اوسکی تصدیق کو ‏ ‏ تامل سے سونچ اوسکے تحقیق کو
سعادت اوسی سرورا یار ہے ‏ ‏ تامل سے جسکو سروکار ہے

اٹھائیسوان باب حق صحبت کی بیانمین

یہہ ہی حق صحبت سن ای نیک خو ‏ ‏ کوئی دوست ناراض تجھہ سی نہو
جو آئی تیری پاس جائے خوشی ‏ ‏ جو پہونچے تیری پاس پائے خوشی
جو ہم صحبتی مین تیرا یار ہو ‏ ‏ بہر حال تو اوسکا غمخوار ہو
رہی حق صحبت کا دل مین خیال ‏ ‏ بہولائے نہ مت اسکو ای باکمال
سمجھہ لے عزیز اپنے اصحاب کو ‏ ‏ کری پیار تو دل سے احباب کو
ہمیشہ مددگار ہو وقت پر ‏ ‏ محبونکا تو یار ہو وقت پر
نہووی کبھی اون سے چین جبین ‏ ‏ کری اونکی خاطر بہ صدق ویقین

بہ الطاف و اعطاف ہو مہربان
محبون پہ تو صاف ہو مہربان

کرے جب کری اُنسے شیرین کلام
پہنسالے سمجہا اونکو الفت کا دام

محبت کے پابند ہون تیری یار
دلی دوست ہووین تیری دوستدار

تیری بات پر جان فدا سب کرین
تیرے حق مین حق سی دعا سب کرین

جو ہون لایق صحبت اور اتحاد
ملے اُن سی تو دمبدم شاد شاد

کبہی اونکی گہر ملنے کو جانے تو
کبہی اپنے گہر مین بلا لائے تو

تیرے گہر مین محفل رہی اُنکی گرم
بخوبی و لطف و تسلی و شرم

رہی بزم مین تذکرا علم کا
کہلے سر بسر مدعا علم کا

زبان پر ہو ہر ایک کی ذکر حق
بدل سب کے مرکوز ہو فکر حق

فسانے جو ہون اور قصے دروغ
نہ دی اُن سی محفل کو اپنے فروغ

کسیکی شکایت نہو بر زبان
نہو کوئی جہوٹہی حکایت بیان

نہ غیبت کا اوسوقت مذکور ہو
کسیکا ہتک نہ منظور ہو

ہنسی مسخری سی نہ کچہہ کام ہو
خدا کا فقط بر زبان نام ہو

نہ مطرب ہو کوئی وہان نغمہ زن
نہ رقاص زینت دہِ انجمن

ہو ورد زبان سب کے نام خدا
کلام اونکا ہو بس کلام خدا

تیرے بزم مین ایسی صحبت رہی
کہ گرمی مین سب کے محبت رہے

تو ہو میر مجلس وہان مثل شمع
تیرے گہر مین جب دوست ہو جائین جمع

برابر وہان سب کی توقیر ہو	پہلی بات ہو اچھی تقریر ہو

اونتیسوان باب اُن لوگون کے بیان مین جو صحبت کی لایق ہین

جو صحبت کے لایق ہین دنیا مین بسر	وہ ساری زمانہ مین ہین چند کس
اُنہین سی رہے تیری صحبت مدام	جو صحبت کے لایق ہون ایکنام

اول صاحب علم و ہنر

رہی اولاً تیری صحبت مدام	باصحاب علم و ہنر صبح و شام
ہنر سیکہے اون سے ادب پائے تو	شریفون مین ذی علم کہلائے تو
جو ہون باہنر تیرے اصحاب ہون	جو اہل فضیلت ہون احباب ہون
محبت باہل لیاقت رہے	فقیہون سے ہر وقت صحبت رہے
مزا اونکی صحبت کا پائے ہمیش	محبت کی لذت اوٹہائی ہمیش

دوم اہل عرفان

دویم جو کہ ہون عابدان خدا	شناسائی حق عارفان خدا
رہین تیرے ہم بزم اور دوستدار	ملے جنکو ملنے سے دیدار یار
تجہے اون سی حاصل ہو علم الیقین	رہی تو بعین الیقین دوربین
بنین تیرے اصحاب اصحاب حق	تیرے ہو وین احباب احباب حق
تیرے دلکو دین اہل دل وہ جلا	نظر جس سے آجائے نور خدا

تیسرے وعظ خوان

سیوم وعظ گو وعظ خوان اہل پند
تیری دام الفت مین ہو جائین بند

کہ اون سے ملے تجھکو راہ خدا
خدائی مین کہلائے اہل صفا

برائی تو دے چھوڑ اچھا بنے
نکل تو غلامی سے مولا بنے

رہِ حق پہ ہون وہ تیری رہنما
ہدایت مین ہون ہادی پیشوا

ہمیشہ رہے اونکی صحبت مین تو
بنے نیک حاصل کرے نیک خو

چوتھے اوستاد

چہارم جو ہو وے تیرا اوستاد
رہے اوس سے تیرا دلی اتحاد

رہے اوسکی صحبت مین تو صبح و شام
کرے روشن اپنا لیاقت مین نام

کھلین اوس سے اسرار دنیا و دین
تو ہو واقف راز حق الیقین +

ملے تجھکو علم اور فضیلت کا فخر
خدا تجھکو دے فخر و عزت کا فخر

رہے کچھہ نہ دنیا مین تجھکو کمی
بھلون مین بنے تو بھلا آدمی

زمانے مین کہلائے خیر العباد
بنے سب مین مخدوم اور اوستاد

پانچوین طبیب

رہے پانچوین دل مین شوق تمام
طبیبون کی صحبت سے پائے نیکنام

معالج جو ہو مرد دانا طبیب
محبت سے ہو تیرے دل کا حبیب

غنیمت سمجھہ اوسکی صحبت کو تو
جگہ دل مین دے اوسکی الفت کو تو

کہ وہ صاحب عقل و تدبیر ہے
علالت مین تیرا خبر گیر ہے

کبہی جب تو بیمار ہو جائیگا
تو وہ بن بلائے چلا آئیگا
دکہائے وہ شکلکشائی تجہے
بلاسے وہ دیگا رہائی تجہے
تیرا حافظ تن رہیگا وہ مرد
سمجہہ لیگا جتنا ہے گرم اور سرد

چہٹے شاعر

ششم شاعر خوش زبان خوش کلام
تیری ہووی صحبت مین ہر صبح و شام
خوشی کا وہ باعث رہے دمبدم
بفرحت تیرا دور کر دیوی غم
بہ تقریر خوش شاعر بذلہ سنج
اوٹہا دیوے دل سے تیری بار رنج
تیرے نام نامی کو روشن کرے
تیری خار کو شکل گلشن کرے
رباعی کبہی اور کبہی ہو غزل
تیری بزم مین پیشکش برمحل
تیرا نام زندہ رہے حشر تک
محبت جو شاعر سے ہو یک بیک
تصانیف مین اوسکے ای نیک نام
تیرا نام قایم رہے تا قیام

ساتوین راست گو

جو ہو راست گو ساتوین کوئی یار
تیرا اوس سے نکلیگا ہر وقت کار
تیرے عیب کہدیگا وہ رو برو
رہیگا بدل جس سے آگاہ تو
جو سچ ہوگا کہدیگا وہ برملا
نہ کہیگا عیبون کو تیرے چہپا
بہت فیض وہ تجہکو پہونچائیگا
سوئے راستی راہ دکہلائیگا
وہی جہوٹ سے تجہکو رکہیگا باز
جو ہوگا تیری بزم مین راستباز

آٹھوین غنی و مالدار

جو ہو آٹھوین آدمی مالدار — تیرا آشنا ہو وے باوقار
کہ وہ آئیگا تنگدستی مین کام — مدد دیگا سختی مین ہر صبح و شام
زمانہ مین ہر وقت رنج و ملال — فدا تجھپہ کردیگا وہ اپنا مال
غنی ہوگا جب تیرا وہ دوستدار — بنیگا تیرا وقت حاجت کے یار
اگر دیکھہ لیگا تجھے تنگدست — تیرا سارا کردیگا وہ بندوبست

نوین حاکم وقت

نوین حاکم وقت دمساز ہو — تیرے راز کا محرم راز ہو
کہ ہوجائے حاصل تجھے ایمنی — نہ دشمن کوئی کرسکے دشمنی
جو ہون تیرے بدخواہ تجھہ سی ڈرین — عدو جتنے ہون ساری غم مین مرین
زمانے مین ہو حکم تیرا روان — تیرے زیر فرمان ہون اہل جہان
تیرے حاکم وقت گہر آئیگا — تو اندیشہ دشمن کا اوٹھہ جائیگا

دسوین یار وفادار

ہو دسوین وفادار جو تیرا یار — وہ لائق ہے صحبت کے ای دوستدار
کہ ہو دیگا غمخوار وہ وقت غم — گنے گا مصیبت مین وہ تیرے دم
رہیگا تیرے پاس شام و سحر — نہ جائیگا وہ چھوڑکر تیرا گہر
ہمیشہ وفادار کے دوستی — تجھے وقت سختی کے کام آئیگی

غنیمت ہی گر ہو وفادار دوست	تیرا یار جانی ہوا ی یار دوست
تیرے عیب ساری چھپائیگا وہ	زمانے مین اچھا بنائیگا وہ

گیارہوین عورت صالحہ

زن صالحہ گیارہوین پارسا	اگر ہو وی صحبت مین ای باحیا
غنیمت سمجھہ اُسکو رکھہ دل سی دوست	بنالے تو اپنا اُسے مغز و پوست
تیرا اُس سے آباد ہو ویگا گھر	بعیش و خوشی ہوگا شام و سحر
جب آئیگا تو گھر مین اندوہگین	گرہ غم کی وہ کھول دیگی ہین
وہ دیکھیگی جسدم تجھے خشمناک	تو کر دیگی اپنے کو غم مین ہلاک
تیری مال کی ہوگی وہ پاسدار	تیرے غم کی ہو ویگی وہ غمگسار
پڑیگی اگر تیرے چہرہ پہ گرد	تو اوٹھیگا دل مین اُسی صاف درد

تیسوان باب اون لوگون کے بیان مین جو صحبت کے لایق نہین ہین

جو دنیا مین صحبت کے لایق نہین	صحبت نرکھہ اون [illegible] زمین
اگر اونکی صحبت مین جائیگا تو	سراپا ندامت اوٹھائیگا تو
تیرا ہوگا بدنام دنیا مین نام	تیری زندگی ہوگی تجھپر حرام
جو اہل شرارت ہین بدکار ہین	صحبت کے کب وہ سزاوار ہین
بیان اونکا سن مجھہ سی ای اہل حق	مین دیتا ہون اب اونکا تجھکو سبق

گنہگار فاسق

ہے اول جو ہو مرد اہل گناہ	سیہ دل سیہ کار نامہ سیاہ
نرکھہ اوسکو صحبت مین ای نیکخو	سمجھہ اوسکو دنیا مین اپنا عدو
سراپا بدل دیگا وہ تیرا ڈہنگ	کہ پاتا ہی گلشن مین گل گل سی رنگ
بہلا بد سے کیا پائیگا جز بدی	ملیگا نہ خود بین سے غیر از خودی
سمجھہ جو خدا کا گنہگار ہے	بہلا کس طرح وہ تیرا یار ہے

بے ادب بد خلق

جو ہو بے ادب اور بد خلق ہو	نہ بن آشنا اوسکا ای نیک خو
کہ تجھکو بہی کردیگا وہ بے ادب	اُٹہائیگا تو جس سے بار تعب
نہو بے ادب سی کبہی ہم جلیس	نرکھہ اپنی صحبت مین اونکو انیس
اگر خلق مین ہو وی بد خلق شاہ	نہ دی اپنی محفل مین تو اوسکو راہ
کہ خلقت مین بد خلق مردود ہے	کیکو کہان اوس سے بہبود ہے

بیوفا بد عہد

جو ہو بیوفا اوس سے ای باوفا	نرکھہ دل مین مطلب کسی بات کا
اوسے اپنی صحبت سے تو دور کر	نہ اوسکی محبت کو منظور کر
اگر ہمسر مہر بنجائے وہ	وگر بنکے مہ چہرہ دکہلائے وہ
نرکھہ اوسکی صورت کو آنکھین اُٹہا	نہ دل حسن ظاہر پہ اوسکے لگا
بنے شکل یوسف بہی گر وہ کہین	خریدار تو اوسکا ہونا نہین

کہ بدعہد انجام مین خوار ہے	محبت مین وہ سرد بازار ہے

بیدیانت خائن

جو ہو بے دیانت نہین اہل دین	سمجھ مت امانت مین اوسکو امین
نہ دی اپنی صحبت مین اوسکو امان	ہمیشہ رہو اوس سے تو بدگمان
نہین قول و فعل اوسکا با اعتبار	اُسے اپنی مجلس سے رکھہ برکنار
ندی اوسکی تحویل مین اپنا مال	کہ کردیگا وہ مال کو پائمال
وہ اہل خیانت ہے بے اعتماد	نہین اوس سے واجب کبھی اتحاد
امانت نہین جسمین ایمان نہین	وہ آدم کی صورت ہی انسان نہین

منافق

منافق جو ہو مرد ظاہر پرست	وہ ہے حق سے محروم روز الست
سیاہی سے ہے اوسکا سینہ سیاہ	ہے مردود عالم بحال تباہ
بدل سبکا دشمن بظاہر ہے دوست	ہے بے مغز بے مغز کا مغز و پوست
کبھی اوسکی تو دوستی پر نہ بھول	وگرنہ تو آخر کو ہوگا ملول
ہے قرآن مین لکھا بصدق و یقین	کہ ہے اوسکا گھر اسفل السافلین

دروغ گو

جو کاذب ہو کذاب بے اعتبار	وہ بیدین ہی بیعزت و بے وقار
کبھی سچ بھی کہدے گر اہل دروغ	نہین قول کو اوسکے ہرگز فروغ

زمانے مین کاذب ہوا جکا نام	نہین ہے اوسے عزت و احترام
جسے جھوٹھہ کہنے کی عادت ہوئی	تلف اوسکی ساری عبادت ہوئی
زمانے مین ذلت ہی اُسکو نصیب	نہین قرب مین راستون کے قریب
نہ جا بزم مین اوسکے اے ہوشیار	نہ کاذب کی کر دوستی اختیار

ظالم ستمگار

جو ہووے ستمگار اہل ستم	قلم دوستی اوسکی کر یک قلم
کہ ہی دل سے وہ دشمن جان خلق	بجان جس سے ہی جان حیران خلق
زمانے کا ہی ناک مین جس سی دم	نہین اُس سی خوش دل کوئی اہل غم
بنائیگا گر تو اوسے اپنا یار	سمجھہ لیگا بدخواہ کو دوستدار
تو بنجائیگا دشمن خاص و عام	کریگا زمانے مین بدنام نام

زناکار

جو ہووی زناکار شہوت پرست	محبت کا رست اوس سی رکھہ بند و بست
ہمیشہ سمجھہ اوسکو اپنا عدو	ملاوے اُسے خاک مین آبرو
نہ بن آشنا اوسکا بہر خدا	کہ نازل نہو تجھپہ قہر خدا
زناکار بدخلق و بدانضرام	نہین لایق صحبت اے نیکنام
رہے تجھہ سے گر دور بہتر ہے وہ	کہ کل نوع انسان سے بدتر ہے وہ

چور و رہزن

کوی چور ہو یا کوئی راہ زن	زمانہ مین تو دوست اوسکا نہ بن
خبردار تو اوس سے صحبت نہ رکہہ	وہ دشمن ہے اوس سے محبت نہ رکہہ
چور اگر وہ کہاتا ہے لوگونکا مال	تو وہ سانپ اپنے بغل مین نہ پال
وہ ہے راہزن مرد بے راہ ہے	بدی سے زمانہ کا بدخواہ ہے
کریگا کہان تجہہ سے وہ دوستی	کہ ہے اوسکی عادت سراپا بدی
اوٹہا لیگا جب پائیگا تیرا مال	اوڑا ہفت لیجائیگا تیرا مال
تیرا مال و زر سب چورائیگا چور	سمجہہ لقمہ فی الفور کہا لیگا چور
یہہ بد اوسکی عادت نہین جائگی	اوسے تا لب گور پہونچائیگی

دیوث بے غیرت

جو دیوث بے غیرت اور خوار ہے	بہت بد ہے اور سخت بدکار ہے
خدائی مین ہے خوار وہ بد شعار	خدا کا گنہگار بے اقتدار
نہ رکہہ اوسکو صحبت مین اے نیکخو	بنے تو بہی دیوث ایسا نہو
اوسے اپنے جب گہر کی غیرت نہین	زمانے مین مطلوب عزت نہین
تیرا حق صحبت وہ کیونکر بہلا	کریگا بصدق محبت ادا
پیمبر ہین فرما گئے بالیقین	کہ دیوث جنت کے لایق نہین

بدگو بدکلام

جو بدگو ہو اور بدزبان بدکلام	نہ بول اوس سے اور رکہہ صحبت کلام

کہ بدگوئی بد ساری تقریر ہے	کہان بات کو اوسکے توقیر ہے
نہ جز فحش لاتا ہے وہ برزبان	نہین غیر دشنام اوسکا بیان
بگڑ جائیگا اوسکی صحبت مین تو	بنیگا اوسیکی طرح یاوہ گو
وہ پُرگو ہے اور بدسخن بدزبان	کہ شیطان بہی مانگے ہے اُس سے امان

غیبت گو

جو ہو اہل غیبت کوئی دل سیاہ	اُٹہا اوسکو صحبت سے تو خواہ مخواہ
تجہے اور کے جب سنائیگا عیب	بہلا پہر تیرے کب چہپائیگا عیب
کسیکے نہ سن عیب ای عیبناک	کہ رکہے خدا عیب سے تجہکو پاک
نہ سن روبرو اپنے غیرونکے عیب	کہ ڈہک دے تیرے عیب دانائے غیب
ہمیشہ تو رکہہ بند غیبت سے گوش	کہ کہل جائین دل کے تیرے گوش ہوش

پرغضب و متکبر

جو ہو پرغضب مرد اہل غرور	کبہی مت بلا اوسکو اپنے حضور
بدنیا و دین ایسا مرد لعین	وہ ابلیس بیدین ہے انسان نہین
مروت سے خالی ہے اُسکا دماغ	کیا حق نے گل اوسکے گہر کا چراغ
تکبر کرے جو وہ بندہ نہین	نہ حاصل ہے دنیا اُسے اور نہ دین

شراب خوار

جو رہتا ہو سرمست جام شراب	شریفونکو ہے صحبت اوسکی عذاب

گہ دنیا مین ہے مرد میخوار خوار	نہین اوسکو مردونمین عز و وقار
وہ ہے بیخبر مست و مدہوش ہے	سدا خواب مین مثل خرگوش ہے
جب آتا ہے سر مین اُسی مے کا جوش	تو ہوتے ہین رخصت وہین عقل و ہوش
کہان آدمیت کی رہتی ہے بو	ہوا جو کہ بدمست اور یاوہ گو

بیحیا بے شرم

نہ ہو جسکی آنکھون مین نور حیا	وہ ہے تیرہ دل اہل رنج و بلا
یہہ فرماتے ہین خاتم المرسلین	کہ بے شرم جنت کے لایق نہین
وہ بے شرم ہے شرمسار جہان	وہ ہی منفعل بے وقار جہان
بزرگونکا اوسکو نہین ہوتا پاس	وہ ہے بے ادب مرد ناحق شناس
عزیزونکی صحبت کے لایق نہین	کوئی اُسکے ملنے کا شایق نہین

فریبی و دغاباز

جو اہل فریب اور دغاباز ہو	خبردار مت اُسکا دمساز ہو
وہ مکار ہے راندۂ دو جہان	دغاباز واماندۂ دو جہان
فریب اوسکا مت کہائیو ای عزیز	نہ آ مکر مین اُسکے ای بے تمیز
اگر داؤن مین اوسکے آجائیگا	کبھی تو رہائی نہین پائیگا
نہ چل راہ پر اوسکے ای مرد راہ	کہ عزت نہ برباد ہو خواہ مخواہ

فتنہ انگیز

جو ہو فتنہ انگیز و اہل فساد	سخن چین در انداز اور نامراد
پکڑ ہاتھہ اوسکو اوٹھا بزم سے	نکال اوسکو فوراً صفا بزم سے
سراپا سمجھہ اوسکو بے آبرو	کہ بدخو ہے وہ تیرا جانی عدو
نکر بات پر اوسکے تو اعتبار	کہ نامعتبر ہے وہ ناکردہ کار
وہ ہوگا اگر تیری صحبت مین پیش	کریگا نیا فتنہ برپا ہمیش

خائن و غابن

جو غابن ہو اور خاین تیرہ دل	دم زیست تک اوس سے ہرگز نہ مل
کہ غبن اور خیانت سے ہے اوسکو کام	وہ کہاتا ہے دربدر مال حرام
چورا کر وہ کہاتا ہے ناکس کا مال	اسی کام مین ہے وہ ہر ماہ و سال
تیرا بہی اگر مال آئیگا ہاتہہ	اوڑا لیگا وہ اک شتابی کے ساتھہ
رہو مرد خائن سے سو دور بہی	کہ بخشیگا تجھکو خدا سروری

ناشاکر و حق فراموش

جو ناشاکر اور حق فراموش ہو	سمجھہ نیک مت ایسے بدکار کو
نمک جو کہ کرتا ہے کہا کر حرام	نہین لایق صحبت اے نیکنام
وہ ہے حق فراموش مرد لئیم	ہے اوسکی محبت عذاب الیم
نہین جب وہ محسن کا حق جانتا	نہ ہی اوسکی وہ قدر پہچانتا
نہ کہہ اوس سے امید اے باصفا	کہ حق محبت کریگا ادا

نہ سمجھا ہے جو حق کی نعمت کا حق	وہ کیا جانیگا تیری صحبت کا حق

عالم بے عمل

جو عالم مین ہو عالم بے عمل	کبھی اوسکی توراستی کو نہ چل
کہ وہ کار سے اپنے بیکار ہے	عمل سے خدا اوسکے بیزار ہے
کہ ہے باہمہ علم وہ بے خبر	بنا جان پہچان کر کور و کر
نہین ہے خدا کا وہ فرمان گذار	وہ کاہل ہے اور سست پروقت کار
ملا کچہہ نہین علم کا اوسکو پہل	نہین اوسکو کچہہ حلم حق پر عمل

بخیل و ممسک

نہ رکہہ صحبت اپنی بمرد بخیل	کہ ہے بخل سے اپنے خوار و ذلیل
وہ ممسک ہے بے فیض کنجوس ہے	سیہ رو سیہ دل ہے منحوس ہے
نہ کہاتا ہی خود اور نہ دیتا ہی مال	ہمیشہ ہی پابند رنج و ملال
خزانہ پہ ہے اپنے وہ مثل مار	حفاظت کے ہی غم مین زار و نزار
شب و روز اوسکو یہہ رہتا ہی غم	کہ ہو کچہہ نہ اوسکے خزانہ سے کم
وہ جاتا ہے آخر کو چہوڑ اپنا مال	بہت سخت بیتاب اور تنگ حال
نصیب اوسکے وہ مال ہوتا نہین	مرے جب کوئی اوسپہ روتا نہین
زمانہ سی جاتا ہی حسرت کی ساتہہ	اوٹہا مال سے ہاتہہ وہ خالی ہاتہہ

حاسد

جو انسان ہے دنیا مین صاحب حسد | سمجھہ اوسکو ساری زمانہ سی بد
وہ جلتا ہے لوگونکی نعمت کو دیکھہ | وہ روتا ہی اورونکی دولت کو دیکھہ
خدا سے یہی چاہتا ہے مدام | یہی التجا اوسکی ہے صبح و شام
کہ منعم کی نعمت پہ آئے زوال | نظر کو ہی آئے نہ باجاہ و مال
وہ حاصل اُسے مال ہو یا نہو | مگر دیکھے نادار محمود کو
نہ مرجائے جبتک کہ اہل حسد | یہہ بیماری اوس سے نہین ہوتی رد
حسد سے وہ ہوتا نہین صاف و پاک | نہ جسم اوسکا جبتک ہو پیوند خاک

سفلہ کمینہ

جو ہو سفلہ بے حوصلہ مرد دون | عقیلونکو ہے اوسکی صحبت زبون
نہین رکھتی صحبت کو اوسکی پسند | جو ہین صاحب ہوش اور عقلمند
وہ کم ظرف ہے بندۂ بد آل | نہین اہل عزت کا اوسکو خیال
اگر بزم مین اوسکے تو جائیگا | بہلا اوسکی صحبت سے کیا پائیگا

کینہ توز

جو ہو آدمی کینہ ور کینہ توز | سمجھہ تیرہ دل اوسکو ای دلفروز
کبہی آشنائی کے لایق نہین | جو رکہے غضب دل مین اے مرد دین
غضب سی نہین اوسکا سینہ صفا | وہ سب دوستون سے ہے نا آشنا
نہین قہر سے پاک و صاف اُسکا دل | کہ ہے آپ ہی سر بسر آب و گل

وہ محروم ہے نور اسلام سے | وہ گمنام ہی دین کے نام سے

اہل حرص وہوا

جو ہو صاحب حرص اہل ہوا | طمع سے گرفتار رنج و بلا
بہلا ہی کی اوس سے نا ئمید کر | کہ پہرتا طمع سے وہ ہے دربدر
کہین اوسکی توقیر ہوتی نہین | بڑا ہی کی تدبیر ہوتی نہین
بہت خوار پہرتا ہے وہ بوالہوس | طمع مین گرفتار مثل مگس
جہان بیٹھتا ہے اُٹھاتے ہین لوگ | اُسے دیکھکر بہاگ جاتی ہین لوگ

خونریز بے رحم

جو خونریز بے رحم سفاک ہو | دل آزار ہو سخت بیباک ہو
بنا مت اُسے اپنا دلدار تو | بالفت نہ مل اُس سی ہر بار تو
کہ بے رحم ہے ظالم بد سگال | نہین اُسکی صحبت کا اچہا مآل
وہ پیتا ہے لوگونکا ہر دم لہو | بچیگا کہان اُسکے پنجہ سے تو
وہ خونریز ہے اور دل آزار ہے | مآل اوسکا آخر سر دار ہے

غماز

اگر کوئی غماز ہو پردہ در | اُسے راز اپنے کا محرم نکر
چہپا اپنے سینے کے سب اُستی راز | نکر اوس سے باب محبت کو باز
وہ سنتا ہے اور دیکہتا جسکا حال | چہپاتا کسی سے نہین ایک بال

وہ فوراً عیاں سب کے کرتا ہی عیب	جو بے عیب ہون اونپہ دہرتا ہی عیب
نہ ملنا خبردار غماز سے	نہ صحبت ہو ایسے دغاباز سے

اہل غرض

جو اہل غرض ہو وہی مطلب کا یار	نبا اوسکو ہت یارا ے دوستدار
تصور نکر اوسکو تو خیر خواہ	کہ ہے دوست مطلب کا وہ روسیاہ
نرکہہ خیر کی اوس سے ہرگز امید	کہ ہے وہ سیہ نامہ دیو سپید
رہیگا کوئی دن ہی وہ دوستدار	برآئیگا اوسکا نہ جبتک کہ کار
وہ جب لیگا مطلب چلا جائیگا	نہ بار دگر وہ نظر آئیگا

جاہل بے علم

اگر ہووی جاہل کوئی بیخبر	خبردار اوس سے محبت نہ کر
کہ بے علم جاہل ہے مرد ذلیل	محبت کے لایق نہین وہ رذیل
خدا کو نہین جب وہ پہچانتا	خدا ہی کی حالت نہین جانتا
ملے گا تجھے اوس سے کیا ای عقیل	نہو اوسکی الفت مین خوار و ذلیل
وہ احمق ہے نادان ہی اور بے تمیز	نرکہہ ای عزیز اوسکو ہرگز عزیز

تشریح اون اقوام کی جن سے پرہیز واجب ہے

نہ بن دوست ای دوست کنداتکا	روادار ہت اوس سے ہو بات کا
جو بنگی ہین کناس مردار خوار	وہ بیدین ہین اور راندۂ روزگار

نہین رکہتی یہہ قوم شرم و حیا — لحاظ اونکو کب ہی کسی بات کا
نہ دی قرب مین اپنے اونکو مکان — کہ بیزار ہی اوس سے سارا جہان
کبہی اون سی مت آ محبت سے پیش — نکر سینہ دل کو ناحق مین ریش
دوئیم جو کہ اہل غرض ہین سنار — کبہی مت بنا اونکو ای یار یار
وہ بیگانہ لیتے ہین جب مال و زر — چہپا لیتے ہین کرکے سو سو ہنر
وہ لوگون سے لے لیتے ہین اچہا مال — مگر اونہین دیتے ہین ناکارہ ڈال
سنارون مین ہرگز محبت نہین — دیانت نہین اور مروت نہین
تیرے پاس آئے سنار اگر — چہپا اوس سے لے جتنا ہو سیم و زر
کہ وہ ساری خلقت کا کہاتا ہی مال — ملے جس طرح سے چوراتا ہی مال
تیرے مال کا ہی نہین اوسکو غم — وہ لے لیگا جو پائیگا بیش و کم
جو اہل زنا قوم ہے تیری — خبردار تو اوس سے رہنا بری
اگر جائیگا اونمین لٹ جائیگا — جو دیویگا واپس نہین پائیگا
وہ کسبی ہین اونکا ہی پیشہ یہی — کہ مائل وہ کر لیتے ہین سب کا جی
دکہا کر وہ لوگونکو اپنا سنگار — اسیر اپنا کرتی ہین وہ بدشعار
گیا جو وہان وہ جہان سے گیا — زمین سے گیا آسمان سے گیا
گیا آبرو سے وہ بے آبرو — پہرا وہ گدا بن کے ہر جا بسو
ہمیشہ وہ رو رو کے پیتا ہے خون — وہ جیتا ہے مردک بحال زبون

زمانہ مین اوسکی حمیت گئی | ہے عزت گئی اور غیرت گئی
ہوا اوسکا نقصان زر سر بسر | لٹا جتنا تہا گنج لعل و گہر
بدن مین لہو بہی نہ باقی رہا | گیا دل سے اور جان تک آ گیا
وہ نا معتبر ہو گیا شہر مین | سراپا خرابی ہوئی دہر مین
لٹا کر وہ نادار ہوتا ہے جب | اوترتا ہے اوسپر خدا کا غضب
نہ وہ کبہی بنتے ہین پہر اوسکے یار | نہ زر پاس ہوتی ہے انجام کار
بگڑ جاتی ہے اوسکی عادت تمام | نکل جاتی ہے تن سی ہمت تمام
نہ رہتی ہے قوت نہ رہتا ہی زور | جوانی کا رہتا نہین زور و شور
سبہی اوس سے بیزار رہتی ہین یار | کوئی اپنا رکہتا نہین اوس سے کار
یہہ حالت ہی جب اونکی سن اے عزیز | نہ مل اونسے گر ہی تو اہل تمیز
وہ لے لینگے سب تیری کپڑی اوتار | کرینگے تجہے خوار اور زیر بار
کرینگے تجہے لوٹ کر وہ فقیر | اگر دام مین اونکے ہوگا اسیر
اوٹہا ہاتہہ اور اپنے پایہ کو دیکہہ | پری ہون تو اونکے نہ سایہ کو دیکہہ
یہہ ہے قوم شاگرد شیطان کی | عزیزون کی دشمن ہے یہہ جان کی
کبہی اونپہ اسے یار مائل نہو | کسی بات کا اون سے سائل نہو
کہ بیماری غم سے تو پاک ہو | نہو آتشک اور نہ سوزاک ہو
چہارم جو مطرب مین اہل غنا | بہرے ہین شرارت سی سرتاپا

فقط کسبیون کے یہہ دلال ہین | یہنا نیکو لوگون کے یہہ جال ہین
نہ رکہہ انکو صحبت مین اے مرد دین | وگرنہ تو پچہتائیگا بالیقین
جو ہے پانچوین قوم قصاب کی | بہت سخت ہے مثل سنگ اونکا جی
نہ رکہہ دوستی اونسے اے مہربان | کہ پائے تو حملہ سے اونکے امان
چہٹی جو کہ ہے قوم اے نیک خو | وہ ہے قوم افغان بہت جنگجو
لڑائی سے سب انکی تقریر ہے | لڑائی کی ہر وقت تدبیر ہے
لڑائی کی ہے اونکی ہر ایک بات | نہین صلح مین اونکو پائی ثبات
محبت سے اونکا نہین نرم دل | نہ الفت سی رکہتے ہین وہ گرم دل
مزاج اونکا الفت پہ مائل نہین | محبت کا کوئی ہی قایل نہین
وفا نہین ہرگز نہین بہر نام | یہہ خود کام ہے قوم ناشاد کام
محبت کے کچے ہین یہہ خام کار | وفا سے وہ رکہتے ہین دنیا مین عار
وہ مغلوب غصے کے ہین بے تمیز | سمجہتے نہین قتل انسان کو چیز
خبردار ان سے نہ مل اے جوان | بہر حال مانگ اپنی حق سی امان
نصیحت کر اے یار سرور کی گوش | کہ کہل جائین دل کے تیری گوش و ہوش

اکتیسوان باب سوال کے بیان مین

کسی سے نکر وقت حاجت سوال | خدا ہی سی کہہ اپنے مطلب کا حال
مدد حق سے لے وقت رنج و بلا | طلب کر خدا سے دلی مدعا

جو رکھتا ہو دل مین کوئی آرزو — نہ ہو خوار اوسکے لئے کو بکو
خدا ہی سے کر عرض ہی نیک نام — کہ ملجائین تجھکو مطالب تمام
نہ کر اپنے بندون سی حاجت بیان — سوال اپنا ہرگز نہ لا برزبان
وہ کیا دیگا جو خود ہی محتاج ہے — وہ رکھیگا تیری خبر تا بکے
خدا تیرا خالق ہے رزاق ہے — وہ رازق خبر گیر آفاق ہے
تو اوس سے بہلا کیون نہین مانگتا — جو پہونچاتا ہے رزق ہر ایک کا
تیرا حصہ وہ تجھکو پہونچائیگا — تیرا حق کسیکو نہ دلوائیگا
تجھے حصہ اورونکا ملتا نہین — تو جائیگا حصہ تیرا کیون کہین
سنے بے کہے جو کہ تیرا سوال — وہ ہے ذات بخشندۂ لایزال
زبان پر تو لایا نہ لا کوئی بات — وہ سن پائیگا سامع پاک ذات
اگر خلق کے در پہ جائیگا تو — سنینگے نہ وہ تیری فریاد کو
بجز حق کے یہہ جتنے ہین تیرے یار — نکرنا سوال انسے اے مردکار
کہ دشمن تیرے سب وہ بنجائینگے — بجز رنج دینگے نہ دلوائینگے
خجل ہوگا آخر کو اور شرمسار — کسی یار سے جب نہ نکلیگا کار
وہان سے خجل ہوکے جب آئیگا — اگر ہوگی غیرت تو مر جائیگا
نہ کر بندے بندون سی ہرگز سوال — خدا سے نہ لے اپنے سر پر وبال
سوال آدمی کو کرے بے قدر — پہراتا ہے مانند سگ در بدر

سوال اہل دل کی ہے بے حرمتی | سوال اہل جان کی ہے بے عزتی
نکر خاک مین اپنی عزت خراب | کہ اس سی نہین رہتی موتی کی آب
جو سائل ہوا جیتے جی مر گیا | گیا گہر سے جو غیر کے گہر گیا
کسی سے کریگا اگر تو سوال | دو حالت سے خالی نہین اُسکا حال
وہ کرلیگا یا بات تیری قبول | دیا ہوگا کہنے سے تیرے ملول
نہین دونو حالت مین کچہہ تجہکو سُود | اگر کی نہین اس سے خوبی نمود
اگر رد کیا اوسنے تیرا سوال | تو آئیگا دونو کے دلپر ملال
لیا مان گر اوسنے تیرا کہا | تو تا زیست تو اوسکا ممنون رہا

تیسوان باب اون حقوق کے ذکر مین جو بادشاہ کا فوج و ملازمین کے ذمہ پر ہین

جو ہے شہ کا حق لشکر اور فوج پر | وہ ہے اونپہ حق نمک سر بسر
پڑے وقت جب کام کا کام دین | ہر اک کام کو دل سے انجام دین
شہنشاہ کے جتنے ہو وین عدو | بہا اونکا دین مثل دریا لہو
رہین سرخرو وہ بمیدان جنگ | کرین خود نہ برباد ناموس و ننگ
دکہائین شہنشہ کو جان بازیان | کرین حاصل اوس سے سرفرازیان
عدو آئی جب روبرو ہون درشت | نہ بہاگین نہ دکہلائین دشمن کو پشت
جہکالین وہ دشمن کو شمشیر سے | کرین سیدہا بدخواہ کو تیر سے
رہین شیر مرد اور بہادر رہین | بہمت دلیری سے وہ پُر رہین
رہین کام کے وقت چالاک و چست | بمضبوطی جو سپاہ تندرست

دلیری سے اپنی دل آزادہ ہون   سدا جانفشانی پہ آما
لڑین ہو وین میدان مین مانند کوہ   کہ ہو دیکھہ کر اونکو د   سن کا
دہرین ہاتہہ پر جنگ مین اپنا سر   نہ کچھہ دل مین ہو خو
چمک جائین وہ دیکھہ شمشیر کو   چلین سیدہا جب د
شجاعت کی دین داد اور نام لین   دلاور بنین دل سے
چلین جس جگہ تیغ و تیر و تبر   وہان سینہ اپنا
اوٹھائین نہ پیچھے کو اپنا قدم   دم تیغ پر اپنا دی
بنین مرد مردون مین مردانہ وار   کرین اپنی جان س
کرین خون سی روی عدو سرخرو   نہ برباد کرلین کھیر
بنین صورت شیر وقت ستیز   عدو پر کرین اپنے
جو اہل قلم ہون وہ مثل قلم   رہین شہ کے فرما
بہت سمجہین وہ تہوڑی سی تقریر کو   لکہین دلپہ سلطا
نہ کہین روا وہ کسی پر ستم   چلائین نہ اولٹا کر
نہ گستاخ بولین کبہی روبرو   نہ سختی سے کوئی
رہین باادب سر جھکائے ہوئے   بہ شرم و حیا شہ
نہ اونچا کرین وقت تسلیم سر   قدم پر فقط شہ
کسی کام مین ہو نہ رشوت سی کام   سمجھہ لین حرام
ہی غبن سے ہون خیانت سے پاک   رہین اوٹھین ہر

امانت سی رکھین رضا شاہ کو
سمجھہ لین مجازی خدا شاہ کو

زبان پر نہ لائین کوئی راز شاہ
وہ رکھین فقط اپنا رتبہ بگاہ

نہ فخر اوسپہ ہو اور نہو وی غرور
رہین عجز سے روبروی حضور

نہ خدمت پہ اپنے کرین افتخار
رہین دمبدم حکم کے انتظار

جتائین نہ احسان کبھی شاہ کو
نہ بہولین کبھی عجز کے راہ کو

غنیمت سمجھہ لین بصد التجا
کہ شہ نے اونہین اپنا نوکر کیا

ہمیشہ رہین شہ کے احسان مند
کہ نوکر کو یہہ بات ہے دلپسند

رہین الغرض جب تلک وہ حیات
رہ راست پر ہون بصدق وثبات

نمک کہاکے سلطان کے مشکور ہون
نظر مین عزیزون کے منظور ہون

تینتیسوان باب حقوق شاہ بر رعیت کی بیانمین

رعیت پہ ہے جس قدر حق شاہ
سمجھہ مجھہ سے ای صاحب عز وجاہ

کہ ہو وقت پر شاہ کے دوستدار
دل وجان سے ہو شاہ پر جان نثار

بصدق ومحبت وفادار ہو
بہت معتقد ہو ہوادار ہو

عداوت ہو جس سے شہنشاہ کی
رعیت کی اوس سے نہو دوستی

کرین نیک سلطان کے حق مین دعا
وہ مانگین جو ہو شہ کے حق مین بہلا

جو ہو واجبی اونپہ مال خراج
ادا وقت پر ہووی وہ سارا باج

سمجھہ لین شہنشاہ کو سربسر
بہت مہربان مثل مادر پدر

اطاعت مین ہر دم رہین سرنگون
نہ نکلے کوئی منہ سی چون وچگون

اگر رات کو دن کہے بادشاہ | رعیت اُسے مان لے خوا
اگر دن کو کہہ دے شہنشاہ رات | نہ لائے رعیت کوئی اُسمین
پڑے جب ضرورت تو سب بے ملال | کرین بادشہ پر فدا جان و ما
بفرمان حق ہو وین فرمان گذار | نرکھین بجز بندگی کوئی کا
اولی الامر سلطان کو سمجھین ہمیشہ | ہمیشہ بصدق وثبات آئین
حفاظت کرین شاہ کے مال کی | روادار نقصان نہو وین ک
جب آجائے دشمن کوئی کرکے زور | ولایت مین شہ کی کرے زور و
یہہ خود شہ کی بڑہکر حمایت کرین | مہم اوسکی ملکر کفایت کرین
جو اہل زراعت ہین وہ صبح وشام | کرین کام اپنا بہ سعی تما
کہ ہو جس سے پیدا زر و مال و گنج | زمانے سے جاتا رہے درد و رنج
جو ہون اہل حرفہ وہ شام وسحر | فقط کام پر اپنے رکھین نظ
غرض جسکا دنیا مین جو کام ہو | ہو معروف اوسمین بطرز ن
جو ہو حکم شاہنشہ بحر و بر | مطابق بہ احکام پیغام
خوشی سے رعیت اُسے مان لے | وہ اُس حکم کو حکم حق جان
نہ فرمان سے گردن اُٹھائے کبھی | نہ ارشاد سے سر ہلائے کبھی

چوتیسوان باب حقوق رعیت بر شاہ کے ذکر مین

رعیت کے حق جو کہ ہین شاہ پر | بیان اس طرح کرتے ہین باخ
کہ سب سے عزیز اوسکو پہچان لے | رعیت کو شہ اپنی جان جا

... رعیت ... بارش ... [illegible]

...ے رعیت تو پہر کسکا ہو — شہنشاہ شاہنشہ نیک خو

...اگر شہ کی آباد ہے — جہان خوش ہے اور مملکت شاد ہے

...سے ہے شاہ کا سبز باغ — رعیت سے روشن ہے اوسکا چراغ

...ہے لشکر رعیت ہے فوج — رعیت ہے دریا رعیت ہے موج

...سے ہی بہرہ ور سلطنت — رعیت سے ہے کان زر سلطنت

...م ہے جسکو کرے بادشاہ — جناب خداوند عالم پناہ

...کا ہر دم خبر گیر ہو — خبردار احوال دلگیر ہو

...ہنے دی جو ظلم کا ہو نہال — کرے اوسکو برباد جڑہ سے نکال

...دم ہو اوسکا بن جائے دوست — غضب سے اوکھڑ وے ظالم کا پوست

...پر وہ جفا کار ہو — جو خونخوار ہو اوسکا خونخوار ہو

...رحم ہو اوسپہ ہو پر غضب — جو ہو بے ادب اوسکو دیوے ادب

...ں ہوا اوسکا ہی شاہ کس — بنے دادخواہوں کا فریاد رس

...نا پہ ہو ہر زمان مہربان — رہے انپہ مانند خور زرفشان

...رہوں اونکو عطا زر کرے — اگر سنگریزہ ہو گوہر کرے

...ت دیا ہو دین غم مین اسیر — خبر گیر اونکا ہو اور دستگیر

...کوئی اہل افلاس ہو — شہنشہ کو اوسکا بدل پاس ہو

... [illegible] — ...شہ کی گرم گستری

جو ہو کوئی بیکار و بے روزگار — شہنشاہ اوسکو کرے اہلکار

بروئی زمین سرور مہربان — رہے صورت ابر گوہر فشان

بجان ہو خبرگیر مرد غریب — اُسے خوان نعمت سے بخشے نصیب

معالج بنے آپ بیمار کا — رہے خود خبرگیر نادار کا

سر راہ رہزن جو ہون لٹہ زن — وطن سے کرے اونکو شہ بیوطن

ولایت مین اور جس قدر چور ہون — وہ بے جان ہون اور زندہ درگور ہون

جو ہون کینہ ہُرا اونکی سر کاٹ لے — جو خونریز ہون اُنکا خون چاٹ لے

جو ہون بدچلن ملک مین بد معاش — کرے اونکو تلوار سے پاش پاش

جو قزاق بدخواہ آفاق ہو — حساب اُسکا دنیا سے بیباق ہو

جو اہل شرارت ہو مرد شریر — رہے دام مین بادشہ کے اسیر

زناکار کو دیوے ایسی سزا — کہ ہو دائما مبتلائے بلا

جو میخوار ہو اوسکا پی جائے خون — سزا دیوے اوسکو بحال زبون

مزارع کو دے جتنی مانگے زمین — کہ سرسبز ہو باغ دنیا و دین

کوئی حد سے محصول بڑھکر نہ لے — رعیت کو تکلیف زائد نہ دے

جو ہو واجبی خالصہ کا خراج — وہ لے لے رعیت سی بے احتیاج

نہ لوٹے رعیت کا ناحق مین مال — کہ ہو جائے جس سے وہ برگشتہ حال

رعیت ہو گر شاہ کے بے خبر — کرے شہ عطا اونکو علم و ہنر

لیاقت سے اونکو بنائے لئیق — بہ شفقت رہی اُنکے سر پر شفیق

کری درس جاری وہ ہر شہر مین
کہ ہو عام علم و ہنر دہر مین

مقرر کرے جا بجا اوستاد
کہ دلوائین وہ علم حق اُنکو یاد

کرے جب عدالت پہ اجلاس شاہ
کہڑے روبرو اُسکے ہون دادخواہ

سنے دونونکا حال باگوش دل
سمجہہ لے اُسے کرکے دل مستقل

یہہ لازم ہے شہ کو کہ شام و سحر
کہلا ہووے سب پر عدالت کا در

نہ در پر اُسی ہووے دربان کوئی
نہ اس کام پر ہو نگہبان کوئی

نہ لے اوسپہ اجرت کوئی بادشاہ
نہ ہووے کوئی حارج دادخواہ

ادا ہوگا کیونکر عدالت کا حق
شہنشاہ لے گر عدالت کا حق

جو ہوویگا بے زر کوئی دادخواہ
ملیگی نہ اوسکو عدالت مین راہ

نہ ہی آئیگا دادخواہ اُنکے پاس
جو رکہیگا زر جیب مین بے ہراس

جو ہو رسم بد اوسکو کردیوے دور
رعیت کو سکہلائے عقل و شعور

جو ہو ملک مین اہل سوداگری
اُنہین شاہ نقصان سے رکہے بری

عبادت کی لوگونکو تعلیم دے
بفضل و ہنر اونکو تکریم دے

غرض ہین رعیت کے حق بیشمار
جو ہین فرض بر ذمۂ شہریار

مگر مختصر یہہ ہے اے نیک رو
کہ ہو بادشہ نیک خو نیک گو

سمجہہ لے بہ تعمیل حکم قضا
ہر اک کارکو اپنے کار خدا

نہووے کوئی ذات اپنی کا کار
بجز کار احکام پروردگار

پینتیسوان باب حق شوہر کے بیانمین جو عورت پرہین

جو عورت کرے حق شوہر ادا
رہے سرخرو پیش روی

کرے اُسکی خدمت وہ شام و سحر
نہ جائے کہین چھوڑ کر اوسکا

بعصمت رہے گہر مین پردہ نشین
بعفت ہو گوشہ مین گوشہ

سمجھ لے یہہ دل مین زن نیک خو
کہ ہے میرا شوہر میرا باد

وہ مالک ہے اور مین ہون اُسکی کنیز
وہ ہے چیز اور مین ہون ناچیز

وہ ہے صاحب خانہ مین خانہ دار
وہ ہے کار فرما مین فرمان

مین ہون زیر پا فرش مثل زمین
وہ سردار مانند چرخ بر

مین ہون زیر سایہ وہ ہے سایہ دار
مین محتاج اور وہ ہے سرما

وہ ہے جلوہ گر صورت آفتاب
مین مثل ہلال اوسکے زیر

غرض دمبدم رات دن صبح و شام
اطاعت مین حاضر ہو مثل

نہ نقصان کرے اپنے شوہر کا مال
حفاظت مین رکھے ہمیشہ سنبھ

اگر دے کسیکو اجازت سے دے
اگر آپ لے تو اجازت سے

کرے اوسکو خوش اپنی خدمات سے
کبھی کام سے اور کبھی با

کبھی ہوکے بدخو دکھائے نہ آنکھ
بڑے کام جسدم چرائے نہ

چھپا کر نہ رکھے وہ شوہر کا مال
عیان اوسپہ کردے جو ہو گہر

کبھی ہو نہ افلاس سے اُسکی تنگ
نہ تنگی مین ہو مستعد بہر

اگر سخت شوہر ہو یہہ نرم ہو
وہ سردی مین آئے تو یہہ گ

حوالے کرے اوسکے ہر ایک کام	کرے اوسکے تفویض سب انتظام
نہ رنجیدہ اوسکو کرے بے سبب	روا رکہے اوسپر نہ رنج و تعب
بہ آسودگی رکہے آسودہ حال	دہرے اوسکے سرپر نہ بار وبال
جو ہو گہر مین اسباب اور مال و زر	اوسے سونپ دے خود نہ رکہے خبر
جو ہون اوسکے ماباپ اوسکے خویش	محبت سے پیش آوے اونسے ہمیش
کسی اور کی اوسکو غیرت نہ دے	اوسے خوار اپنے کو ذلت نہ دے
سمجہے اوسے جہوٹہی تہمت سے پاک	نہ ناحق کرے اپنا دل دردناک
اگر ہووے مقدور زر دے اوسے	زر و مال سے لال کردے اوسے
کرے اوسکو پردہ نشین اپنے گہر	کہ بند اوس سے ہو مہر و مہ کی نظر
محبت کی زنجیر مین اوسکو ڈال	کرے اپنا قیدی بلطف کمال
بصد دلبری چہین لے اوسکا دل	محبت سے تازہ کرے آب و گل
بہم بستری بخشی عزت اوسے	بہ محرم دلی دیوے حرمت اوسے
چہپائے نہ راز اوس سے کچہہ راز کا	کرے دل صفا اپنے دمساز کا
کرے اوسپہ ناحق نہ جور و جفا	ستم ناروا بہی نہ رکہے روا

خاتمہ

بہ فضل خداوند عالی جناب	ہوئی ختم جب مختصر یہہ کتاب
بصد عزت و خوبی و بہتری	پہلا پہولا یہہ گلشن سروری
بہ آب عطائے خداوندگار	ہوا سبز یہہ گلشن نو بہار

از شاعر نامور انور حسین المتخلص ہما لاہوری

زہے نخلبند ریاض علوم	بود مفتی سرور نا
چنان گلشن سروری تازہ کرد	کہ خار و خزان را درو نیست
ہما عندلیبانہ از روی جان	١٢ ٨٩ بگو گلشن سروری یر

از مفتی غلام صفدر خلف مصنف

یہہ نسخہ ہے کیا نسخۂ دلپسند	حقیقت مین ہے مخزن سروری ١٢ ٨٩
یہہ صفدر نے تاریخ ختم کتاب	لکھی پر طرب گلشن سروری

از مفتی غلام اکبر خلف مصنف

گلشن سرور چو در عالم شکفت	گشت گل گل گلستان سروری ١٢٠ ٨٩
اکبر لاہور تاریخش عجب	گفت طرفہ بوستان سروری

از سید علیشاہ المتخلص بہ الفت ہمشیرہ زادہ مصنف

گلشن سروری عجیب و غریب	لکھہ چکے جب کہ سرور والا ١٨٧٣
ختم پر اوسکے الفت ناچیز	بولا اب خاتمہ بخیر ہوا

خاتمة الطبع

قطعہ تاریخ طبع کتاب از مفتی غلام صفدر

[illegible] ر چو از فضل الہ	در جہان بشگفت مثل لالہ زار ١٢ ٩١
قم [illegible]	منبع حق گلشن تازہ بہار